عالم اسلام کے عظیم علمی مرکز جامعہ ازہر شریف
کے فاضل استاذ کا امام احمد رضا کی بارگاہ میں ہدیۂ عقیدت

بساتین الغفران

کے

مقدمہ کا ترجمہ

تحریر فاضل محقق سید حازم محمد احمد المحفوظ حفظہ اللہ تعالیٰ

رضا اکیڈمی

رجسٹرڈ لاہور

عالمِ اسلام کے عظیم علمی مرکز جامعہ ازہر شریف کے فاضل استاذ کا امام احمد رضا کی بارگاہ میں ہدیۂ عقیدت

تحریر فاضلِ محقق سیّد حازم محمد احمد المحفوظ حفظہ اللہ تعالیٰ

رضا اکیڈمی

رجسٹرڈ لاہور

(پاکستان)

عالمِ اسلام کے عظیم علمی مرکز جامعہ ازہر شریف
کے فاضل استاذ کا امام احمد رضا کی بارگاہ میں ہدیۂ عقیدت

بساتینُ الغفران

کے

مُقدمہ کا ترجمہ

تحریر

فاضلِ محقق سیّد حازم محمّد احمد المحفُوظ حفظہ اللہ تعالیٰ

اسسٹنٹ پروفیسر کلیۃُ اللغات والترجمہ جامعہ ازہر شریف مصر

ترجمہ: محمّد حمزہ شرف قادری

رضا اکیڈمی لاہور

سلسلہ کتب (۱۳۴)

نام کتاب	------	بساتین الغفران کا مقدمہ (اردو)
تحریر	------	شیخ سید حازم محمد احمد المحفوظ جامعہ ازہر شریف مصر
ترجمہ	------	محمد حمزہ شرف قادری
تاریخ اشاعت	------	ماہ محرم ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء
مطبع	------	سجاد آرٹ پریس، لاہور
ناشر	------	رضا اکیڈمی، لاہور (پاکستان)
ہدیہ	------	دعائے خیر بحق معاونین رضا اکیڈمی، لاہور

عطیات بھیجنے کے لئے رضا اکیڈمی

اکاؤنٹ نمبر ۹۳۸/۳۸، حبیب بنک، وسن پورہ برانچ ○ لاہور

بذریعہ ڈاک طلب کرنے والے حضرات ۱۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کریں۔

ملنے کا پتہ

رضا اکیڈمی رجسٹرڈ مسجد رضا۔ محبوب روڈ۔ چاہ میراں لاہور (پاکستان)

کوڈ نمبر ۵۴۹۰۰۔ فون نمبر ۷۶۵۰۴۴۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بساتین الغفران
کے مرتب اور محقق کا تعارف

فاضل محقق سید حازم بن محمد بن احمد بن عبدالرحیم کا تعلق مصر کے جنوب میں آباد خانوادہ سادات محفوظ سے ہے جن کا سلسلہ نسب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نواسے سیدنا امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک پہنچتا ہے۔

شیخ سید حازم ۲۷ اگست ۱۹۶۴ء کو مصر کے جنوبی حصے میں واقع منیا کے مضافاتی شہر بنی مزار میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم والد ماجد، کلیتہ اللغتہ العربیتہ، جامعہ ازہر شریف کے فاضل اور اس وقت اسیوط (علامہ جلال الدین سیوطی کے شہر) کے مضافات میں واقع شہر صدفا کے ہیڈ ماسٹر سے حاصل کی۔

۱۹۶۹ء میں پانچ سال کی عمر میں شہر بنی مزار میں واقع مقامی پرائمری سکول میں داخل ہوئے جہاں اس وقت ان کے والد ماجد ہیڈ ماسٹر تھے، پرائمری کی سند حاصل کر کے بنی مزار کے مڈل سکول میں ۱۹۷۵ء میں داخل ہوئے اور تین سال پڑھنے کے بعد ۱۹۷۸ء میں مڈل کی سند حاصل کی۔

اس کے بعد والد گرامی نے ہدایت کی کہ ازہر شریف کی کسی شاخ میں داخلہ لے کر دینی تعلیم حاصل کرو، چنانچہ والد ماجد کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے بنی مزار کے میٹرک کی سطح کے دینی مدرسہ میں داخلہ لے کر چار سال تعلیم حاصل کی اور اسی دوران قرآن پاک یاد کیا اور ۱۹۸۲ء میں ازہر شریف کی میٹرک کی سند حاصل کی اور اس سال فسٹ پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں سے تھے۔

اس کے بعد اردو زبان و ادب کی تعلیم کے لئے قاہرہ جا کر جامعہ ازہر شریف کے شعبہ اردو میں داخلہ لیا اور چار سال تعلیم حاصل کرنے کے بعد پہلی پوزیشن حاصل کی اور ۱۹۸۹ء میں اردو زبان و ادب میں بی۔ اے کی اعلیٰ درجے میں سند حاصل کی۔

۷ مارچ ۱۹۸۸ء کو جامعہ ازہر شریف کے شعبہ اردو زبان و ادب میں لیکچرار مقرر ہوئے، اسی سال جامعہ عین شمس، قاہرہ میں شعبہ فارسی زبان و ادب میں داخلہ لیا، ۱۹۸۹ء میں ایم۔اے کی ابتدائی سند حاصل کر کے اکتوبر ۱۹۸۹ء میں ایم۔اے میں داخلہ لے لیا، موضوع کا عنوان تھا

خواجہ میر درد دہلوی کے اشعار کے فنی پہلو

فروری ۱۹۹۳ء میں کلیہ عین شمس کے شعبہ لغات امم اسلامیہ سے ایم۔ اے کی سند "درجہ ممتاز"

نمبر حاصل کی، اسی سال اپریل کے مہینے میں جامعہ ازہر شریف کے شعبہ اردو میں اسسٹنٹ پروفیسر کی پوسٹ پر فائز ہوئے۔

اکتوبر ۱۹۹۳ء میں ڈاکٹریٹ کے لئے مقالہ منظور کرایا جس کا عنوان ہے:

"محمد حسین آزاد دہلوی اور اردو شعری تنقید میں ان کا انداز"

اس وقت تک اسی مقالہ کی تیاری اور تکمیل میں مصروف ہیں۔

جلیل القدر اساتذہ

درج ذیل سطور میں فاضل محقق کے اساتذہ کرام کے اسماء اور ان کے عہدوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے، انہوں نے یہ فہرست چند دن قبل مجھے ارسال کی:

۱۔ عالی جناب پروفیسر شیخ محمد احمد عبدالرحیم المحفوظ، فاضل محقق کے والد ماجد، ازہر شریف کے فضلاء میں سے ہیں، اسیوط اور سوہاج کے محفوظ سادات کے قبیلہ کے سربراہ ہیں۔

۲۔ عالی جناب ڈاکٹر امجد حسین سید احمد، پاکستانی

ازہر شریف، عین شمس، قاہرہ اور اسکندریہ کی یونیورسٹیوں میں اردو زبان و ادب کے پروفیسر ہیں۔

۳۔ حضرت پروفیسر ڈاکٹر بدیع محمد جمعہ

کلیۃ عین شمس یونیورسٹی کے فارسی زبان و ادب کے پروفیسر

۴۔ جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید جمال الدین

کلیۃ عین شمس یونیورسٹی کے شعبہ لغات امم اسلامیہ کے چیئرمین

۵۔ حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد نورالدین عبدالمنعم:

کلیۃ اللغات والترجمہ، جامعہ ازھر شریف، قاھرہ کے پرنسپل

۶۔ عالی جناب پروفیسر ڈاکٹر حسین مجیب مصری:

عرب میں مشرقی زبانوں کے شعبہ کے ڈین

کلیۃ الاداب عین شمس یونیورسٹی کے پروفیسر اور قاہرہ میں مجلس معجم کبیر بالمجمع اللغوی کے رکن

۷۔ پروفیسر ڈاکٹر ملکہ علی محمد ترکی

کلیۃ الاداب عین شمس یونیورسٹی میں فارسی زبان و ادب کی پروفیسر

۸۔ عالی جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالنعیم حسنین رحمہ اللہ تعالیٰ کلیۃ اللغات والترجمہ کے سابق سربراہ

۹۔ فضیلۃ الامام حضرت شیخ پروفیسر ڈاکٹر احمد عمر ہاشم

۱۰۔ جناب پروفیسر ڈاکٹر عباس عبدالحی سید

کلیۃ اللغات والترجمہ، جامعہ ازہر شریف، قاہرہ کے شعبہ اردو زبان و ادب کے چیئرمین

۱۱۔ جناب پروفیسر ڈاکٹر تحسین فراقی

اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور کے پروفیسر اردو زبان وادب

۱۲۔ فضیلۃ الامام حضرت شیخ مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی، علوم اسلامیہ کے استاذ اور ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، شیخوپورہ

۱۳۔ فضیلۃ الامام حضرت شیخ محمد عبدالحکیم شرف قادری:

شیخ الحدیث الشریف، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

۱۴۔ فضیلۃ الامام حضرت شیخ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

سابق سیکرٹری وزارت تعلیم، سندھ، پاکستان

تالیفات

۱۔ مظاہر الاحتفال بالمولد النبوی الشریف فی لاہور و القاہرۃ

لاہور اور قاہرہ میں محافل میلاد شریف کے انداز

۲۔ القواعد و المحادثات الاساسیۃ لدراسۃ اللغۃ العربیۃ

عربی زبان کی تعلیم کے بنیادی قواعد اور گفتگو کے طریقے

۳۔ الظواہر الفنیۃ فی شعر خواجہ میر درد

خواجہ درد کے اشعار کے فنی پہلو

۴۔ الترجمۃ العربیۃ لدیوان خواجہ میر درد الاردی

خواجہ میر درد کے اردو دیوان کا عربی ترجمہ

۵۔ مختصر تاریخ باکستان و الھند (من القرن الاول الی نھایہ القرن الثانی عشر الھجری)

پاک و ہند کی مختصر تاریخ (پہلی صدی سے بارہویں صدی ہجری تک)

۶۔ بساتین الغفران: عربی دیوان حضرت امام اکبر مجدد محمد احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ، ان کے اردو دیوان "حدائق بخشش" کے نام کی رعایت کرتے ہوئے عربی دیوان کا یہ نام تجویز کیا ہے۔

فاضل محقق سید حازم محمد احمد کے متعدد علمی مقالات بلند پایہ مجلات میں چھپ چکے ہیں، چند مقالات کے عنوانات یہ ہیں:

۱۔ قیام دولۃ المغول الاسلامیۃ فی شبہ القارۃ الھندیۃ
برصغیر ہندوستان میں مغلوں کی اسلامی حکومت کا قیام

۲۔ تلامیذ خواجہ میر درد الدہلوی
خواجہ میر درد دہلوی کے تلامذہ

۳۔ التعریف بالدیوان الاردی، خواجہ میر درد الدھلوی
خواجہ میر درد دہلوی کے اردو دیوان کا تعارف

۴۔ مدرسۃ دھلی الشعریۃ الاولی
دہلی کا شعر و سخن کا پہلا مدرسہ

۵۔ مدرسۃ لکھنؤ الشعریہ
لکھنؤ کا شعر و سخن کا مدرسہ

۶۔ الازھر جامع وجامعہ

۷۔ اللغۃ الاردیۃ فی الجامعات المصریہ
مصر کی یونیورسٹیوں میں اردو زبان

۸۔ المظاھر الحضاریۃ لدولۃ المغول الاسلامیۃ فی شبہ القارۃ الھندیۃ
برصغیر ہندوستان میں مغلوں کی اسلامی حکومت میں تہذیب و تمدن

۹۔ تلوث البیئۃ فی مدینۃ لاہور (اسباب و حلول)
شہر لاہور کی آلودگی (اسباب اور ان کا علاج)

زیر ترتیب کتب

۱۔ مظاھر الاحتفال بذکری مولد العلامۃ محمد اقبال فی لاہور والقاھرۃ
لاہور اور قاھرہ میں علامہ محمد اقبال کی یاد میں کانفرنسیں

۲۔ تاریخ باکستان من القرن الثالث عشر الھجری الی العھد الحاضر
تاریخ پاکستان: تیرہویں صدی ہجری سے موجودہ دور تک

۳۔ حکیم الامۃ و شاعر الشرق علامہ محمد اقبال
حکیم الامت اور شاعر مشرق علامہ محمد اقبال

۴۔ الامام الاکبر المجدد محمد احمد رضا خاں (حیاتہ و خدماتہ)
امام اکبر مجدد محمد احمد رضا خان (حیات اور خدمات)
۵۔ انتخاب حدائق بخشش کا عربی ترجمہ، بتعاون ڈاکٹر محمد مبارز ملک پروفیسر شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی

بساتین الغفران

دیوان عربی امام اکبر مجدد محمد احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ

ڈاکٹر محمد مبارز ملک، پروفیسر شعبۂ عربی پنجاب یونیورسٹی، لاہور ۱۹۸۹ء میں وزٹنگ پروفیسر کے طور پر علوم اسلامیہ کے مرکز، جامعہ ازہر شریف، قاہرہ گئے تو راقم نے انہیں علماء محققین کو تحفہ کے طور پر پیش کرنے کے لئے امام اکبر مجدد محمد احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ کی کچھ عربی تصانیف دیں، ڈاکٹر صاحب فاضل محقق سید حازم محمد احمد المحفوظ کے پاس بطور مہمان مقیم رہے، اور انہیں کچھ کتابیں بطور ہدیہ پیش کیں، یہیں سے شیخ سید حازم محمد احمد کا امام اکبر مجدد محمد احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ سے تعارف کا آغاز ہوا اور ان کے کچھ عربی اشعار دیکھے۔

پھر اللہ تعالیٰ کی مشیت سے فاضل محقق سید حازم محمد احمد ۱۹۹۵ء میں بحیثیت وزٹنگ پروفیسر شعبہ عربی، پنجاب یونیورسٹی پاکستان تشریف لائے تو انہیں معلوم ہوا کہ ابھی تک امام اکبر مجدد محمد احمد رضا خان کا عربی دیوان کسی نے جمع نہیں کیا، تو اس دیوان کی ترتیب و تدوین پر کمربستہ ہو گئے، ان کی کوشش اور کاوش کا نتیجہ حضرات قارئین کرام کے سامنے ہے۔ راقم نے اس کی تصحیح اور تحقیق (اور طباعت) پر (تقریباً دو سال کا) طویل عرصہ صرف کیا، اس کے باوجود طباعت کی اغلاط سے محفوظ ہونے کی ضمانت نہیں دی جاسکتی، اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آئندہ ایڈیشن میں (بشرط اطلاع) ان اغلاط کی اصلاح کر دی جائے گی۔

جناب پروفیسر محقق سید حازم محمد احمد (اللہ تعالیٰ انہیں سربلندی عطا فرمائے اور اپنی حفاظت میں رکھے) نے اس دیوان کی ترتیب و تحقیق اور ضبط میں چھ ماہ صرف کئے، تقریباً ایک ماہ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور کی لائبریری میں دن رات مزید اشعار کی تلاش کے لئے مطالعہ کرتے رہے، اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ ابھی انہیں امام اکبر مجدد کے بہت سے عربی اشعار نہیں مل سکے، کیونکہ وہ کتابیں ہی دستیاب نہیں ہیں جن میں یہ اشعار مندرج ہیں، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ کوئی سبیل پیدا فرما دے گا۔ اللہ تعالیٰ فاضل محقق کو ہماری طرف سے اور تمام اہل سنت و جماعت کی طرف سے اعلیٰ جزا عطا فرمائے۔

اس عربی دیوان کا مطالعہ کرنے سے قارئین کرام پر یہ حقیقت منکشف ہو جائے گی کہ امام احمد رضا

رحمہ اللہ تعالیٰ کو عربی زبان پر گہرا عبور حاصل ہے، ان کا قلم تیز رفتار اور ان کی فکر عالی ہے، وہ دین متین اور مسلک اہلسنّت و جماعت کی مکمل غیرت رکھتے ہیں اور ان کے دل پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کا کامل غلبہ ہے۔

راقم جناب محقق، فاضل نوجوان سید حازم محمد احمد ازہری کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ انہوں نے اس دیوان کے جمع کرنے اور تحقیق کی زحمت اٹھائی، ڈاکٹر محمد مبارز ملک، پروفیسر شعبہ عربی، پنجاب یونیورسٹی، حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم قادری ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، شیخوپورہ، فاضل محقق مولانا محمد نذیر سعیدی کے تعاون پر ان حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہے، نیز پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد سرپرست ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی، جناب سید وجاہت رسول قادری صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی، فاضل نوجوان ممتاز احمد سدیدی (قاہرہ، مصر) جناب محمد الیاس قادری بانی رضا اکیڈمی، سٹاک پورٹ، برطانیہ، جناب حاجی محمد مقبول احمد قادری، بانی رضا اکیڈمی، لاہور اور حضرت مولانا محمد منشا تابش قصوری کا اس دیوان عربی کی طباعت و اشاعت میں تعاون پر شکریہ ادا کرتا ہے۔

۲۴ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ

۱۴ فروری ۱۹۹۶ء

محمد عبدالحکیم شرف قادری

شیخ الحدیث الشریف جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

م اللہ الرحمن الرحیم

حضرت امام اکبر مجدد، امام اہسنت و جماعت محمد احمد رضاخان سے میرے تعارف کا آغاز کلیتہ اللغات والترجمہ، جامعہ ازہر شریف کے شعبہ اردو میں ۱۹۸۹ء میں اس وقت ہوا جب پروفیسر ڈاکٹر محمد مبارزملک جامعہ ازہر شریف کے شعبہ اردو زبان و ادب میں بحیثیت مہمان وزٹنگ پروفیسر آئے، انہوں نے چند کتابیں مجھے اور چند کتابیں کلیتہ اللغات والترجمہ کی لائبریری کو بطور تحفہ پیش کیں، یہ کتابیں امام اکبر مجدد حضرت محمد احمد رضا خان کی حیات اور تصنیفات سے متعلق تھیں (اور استاذ محمد عبدالحکیم شرف قادری نے ارسال کی تھیں) میں نے سب سے پہلے جوان کے عربی اشعار پڑھے وہ ان کے مشہور قصیدہ "حمائد فضل رسول" (۱۳۰۰ھ) کے چند اشعار تھے، اس قصیدہ کے ابتدائی اشعار تھے:

الحمد للمتوحد ۔ بجلاله المتفرد

وصلاة مولانا علیٰ ۔ خیرالانام محمد

والآل امطار الندیٰ ۔ والصحب سحب عوائد

جب میں نے ان کے عربی دیوان کے بارے میں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ تو ابھی مرتب ہی نہیں ہوا، یہ بھی بتایا گیا حضرت کے اشعار ابھی تک ان کی عربی، اردو، اور فارسی تصانیف میں بکھرے ہوئے ہیں۔

قضاء و قدر کے فیصلے کے مطابق جنوری ۱۹۹۵ء میں مجھے جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کے دل، شہر لاہور میں پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ عربی زبان و ادب میں مہمان وزٹنگ پروفیسر کی حیثیت سے آنے کا اتفاق ہوا، اور مجھے معلوم ہوا کہ ابھی تک امام اکبر مجدد کا عربی دیوان مرتب کرنے کی کسی نے بھی کوشش نہیں کی، تو میں نے یہ کام کرنے کا عزم صمیم کرلیا، وجہ یہ تھی کہ پاکستان میں وسائل فراوانی کے ساتھ میسر تھے، اس جگہ امام اکبر مجدد کی اکثر وہ تصانیف موجود تھیں جو ان کے شعری کلام پر مشتمل تھیں، نیز میں نے شہر لاہور میں علماء اہلسنّت وجماعت کی اس کام میں گہری دلچسپی محسوس کی، اور انہوں نے اس عظیم کام کے سر انجام دینے کے لئے میری حوصلہ افزائی بھی کی۔

چنانچہ میں نے امام اکبر مجدد کی دستیاب تصانیف میں سے ان کا کلام جمع کرنا شروع کر دیا، ان کی حیات پر لکھی جانے والی کتابوں مثلاً امام اکبر مجدد کے شاگرد اور خلیفہ ملک العلماء مولانا ظفرالدین رضوی کی حیات اعلیٰ حضرت اور امام اکبر مجدد کی سوانح حیات لکھنے والے علماء کی مستند تصانیف کا مطالعہ کیا، بعض

اشعار مجھے ان کے اکابر معاصرین کی بعض تصانیف، مثلاً فضیلۃ الامام شیخ ابوالحسین احمد نوری کی تصنیف لطیف "سراج العوارف فی الوصایاوالمعارف" میں ملے، بعض مجلّات مثلاً ماہنامہ الرضا، بریلی نے ان کے بعض اشعار شائع کرنے کا اہتمام کیا، اسی طرح دور اخر میں بعض کتابیں ان کی حیات پر لکھی گئیں، مثلاً فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد مسعود احمد کی کثیر تصانیف، نیز بعض علمی مقالات جو ان کے عربی اشعار کے حوالے سے لکھے گئے، ان کے علاوہ بعض دیگر کتب کا بھی مطالعہ کیا جن کا حوالہ میں نے پیش نظر دیوان کے حواشی میں دیا ہے۔

اس جگہ اس امر کا تذکرہ ضروری ہے کہ میں بعض اشعار کے بارے میں فیصلہ نہیں کر سکا کہ وہ امام اکبر مجدد کے ہیں یا کسی دوسرے شاعر کے، یہ اشعار ان کی اور دیگر علماء کی تصانیف میں پائے جاتے ہیں، ازراہ احتیاط میں نے ان اشعار کو اس دیوان کے متن میں درج نہیں کیا۔

بطور مثال وہ اشعار یہ ہیں:

نام کتاب	صفحہ نمبر	اشعار کی تعداد
فتاوی رضویہ ج ۴	۳۵۱	۱
فتاوی رضویہ ج ۱۲	۳۸	۱
الاجازات المتینہ	۲۰	۱
ملفوظات مجدد مائتہ حاضرہ	۱۶۶	۱
رسائل رضویہ، ج ۲	۱۴۶	۱
الطاریٔ الداری	۷۸	۱
اکرام امام احمد رضا	۷۱	۱

یہ اشتباہ اس لئے واقع ہوا کہ امام اکبر مجدد یہ اشعار اپنی تصانیف میں تو لائے ہیں، لیکن یہ بیان نہیں کیا کہ یہ ان کے ہیں یا کسی دوسرے شاعر کے۔

علمی دیانت کا یہ بھی تقاضا ہے کہ میں اس جگہ یہ بھی بیان کردوں کہ تمام تر کوشش صرف کرنے کے باوجود مجھے عوامی اور ذاتی لائبریوں میں بعض اشعار نہیں مل سکے، میں نے متعدد علماء اور فضلاء سے مراسلت کر کے دریافت بھی کیا کہ یہ اشعار کہاں مل سکتے ہیں؟ لیکن کہیں سے بھی یہ مشکل حل نہ ہو سکی، مثلاً علامہ محمود احمد قادری نے امام احمد رضا بریلوی

کے گیارہ عربی اشعار کے صفحہ ۳ اور ۴ پر تحریر کیا ہے:

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے قادیانی متنبی کے قصیدہ کے جواب میں عظیم الشان کئی سو اشعار پر مشتمل قصیدہ منظوم فرمایا تھا۔

میں نے یہ قصیدہ بہت تلاش کیا لیکن کہیں نہ مل سکا' اگر اللہ تعالیٰ کے اذن سے مستقبل قریب میں مجھے یہ قصیدہ اور دیگر اشعار مل گئے تو میں اس دیوان کے دوسرے ایڈیشن میں شامل کر دوں گا۔

امام اکبر مجدد کے ایسے اشعار جو اس دیوان میں شامل نہ ہو سکے ہوں کسی فاضل کے پاس موجود ہوں تو میری ان سے درخواست ہے کہ وہ مجھے ارسال کر دیں تاکہ آیندہ ایڈیشن میں شامل کر دئے جائیں۔

سچ کہتا ہوں کہ جب میں نے اس کام کا پختہ ارادہ کیا تھا تو میں نے خیال کیا تھا کہ یہ آسان کام ہے، لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ثابت ہوئی، مجھے بہت سی مشکلات پیش آئیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر عنایت اور خاص طور پر شہر لاہور کے علماء اہلسنّت و جماعت کے تعاون سے یہ کام اس صورت میں پایۂ تکمیل کو پہنچا جو اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ میں خصوصی طور پر اپنے جلیل استاذ' معالی فضیلۃ الامام الشیخ محمد عبدالحکیم شرف قادری استاذ الحدیث النبوی الشریف' جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

اس دیوان "بساتین الغفران" کے اشعار کی ترتیب اور تحقیق میں میرا طریق کار یہ رہا کہ میں نے صرف مطبوعہ اور غیر مطبوعہ مراجع و مصادر سے ملنے والے اشعار کے جمع کرنے پر اکتفا نہیں کیا' بلکہ جب مجھے یہی اشعار کسی دوسری کتاب میں ملتے تھے تو میں ان اشعار کا موازنہ اپنے پاس جمع اشعار سے کرتا تھا' اور جب مجھے بعض اشعار کے بعض کلمات میں اختلاف دکھائی دیتا تھا مثلاً کہیں کسی لفظ کی تبدیلی ہوتی یا تقدیم و تاخیر کے لحاظ سے فرق ہوتا تو میں باریک بینی کے پیش نظر حاشیہ میں اس کی نشاندہی کر دیتا' نیز میں نے اس دیوان کے متن میں جو قصیدہ' مرثیہ' قطعہ' رباعی یا فرد درج کیا ہے حاشیہ میں اسکا تعارف دے دیا' اسی طرح میں نے تمام قصائد' مراثی' قطعات' افراد اور تواریخ وغیرہ کے عنوانات بھی تحریر کر دئے ہیں تاکہ ان کا مطلب سمجھنے میں آسانی رہے اگر ان اشعار کے نظم کئے جانے کا سن معلوم ہو سکا تو اس کا بھی تذکرہ کر دیا۔

میں نے اس دیوان بساتین الغفران کو درج ذیل طریقے پر تقسیم کیا ہے۔

۱۔ قصائد

۲۔ مراثی اور قطعات

۳۔ رباعیات

۴۔ افراد

۵۔ اردو یا فارسی کلام کے ضمن میں عربی اشعار

۶۔ وہ عربی اشعار جن میں کچھ الفاظ عجمی ہیں

۷۔ تواریخ

پھر میں نے اس متن کے آخر میں ایک ضمیمہ لگایا:

اثر اللغة العربية فی دیوان حدائق بخشش

حدائق بخشش میں عربی زبان کا اثر

اس میں درج ذیل قسم کے اشعار ہیں

۱۔ ایسے اشعار جن میں پہلا مصرع عربی ہے

۲۔ ایسے اشعار جن میں دوسرا مصرع عربی ہے

۳۔ ایسے اشعار جو قرآن کریم یا احادیث نبویہ شریفہ سے اقتباسات پر مشتمل ہیں۔

۴۔ وہ اشعار جو عربی زبان کی عبارات پر مشتمل ہیں۔

آخر میں:

- مخطوطات اور نوادر کے عکس ہیں
- مصادر و مراجع
- فہرست

اس جگہ ضروری ہے کہ میں اپنے استاذ جلیل فضیلۃ الامام الشیخ العلامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری جو پاکستان کے اکابر علماء اہل سنت و جماعت میں سے ہیں کی خدمت میں ہدیۂ تشکرو تعظیم پیش کروں جنہوں نے میری بے حدو حساب امداد کی' انہوں نے مجھے قلمی کتب اور دیگر ماخذ فراہم کئے جن کا اس دیوان میں بڑا عمل دخل ہے' اگر ان کا تعاون نہ ہوتا تو یہ دیوان موجودہ صورت میں تیار نہ ہوتا۔ انہوں نے جد وجہد میں کوئی کمی نہ کی اور نہ ہی وقت دینے میں بخل سے کام لیا۔ ان کا مخلصانہ تعاون ان کے عظیم خلق' سچے اور قوی ایمان اور امام اہلسنّت و جماعت حضرت امام اکبر مجدد محمد احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ کی انتہائی محبت وعقیدت کی دلیل ہے۔ ان کا یہ جذبۂ صادقہ اہلسنّت و جماعت کے عقائد اور امام اکبر مجدد محمد احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ کے دفاع میں ان کی عربی'اردو اور فارسی میں لکھی گئی تصانیف سے ظاہر ہے' غالباً ان کی

مشہور ترین قیمتی اور بار بار مطالعہ کے لائق تصنیف ''من عقائد اهل السنہ'' ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے آمین

اسی طرح میں اپنے جلیل القدر بھائی اور استاذ ڈاکٹر محمد مبارز ملک 'پروفیسر شعبہ عربی' اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی 'لاہور کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے لاہور میں قیام کی تمام مدت میں مجھے اپنا مہمان بنایا اور ہر طرح کا تعاون کیا' اللہ تعالیٰ انہیں میری طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین۔

فضیلۃ الامام الشیخ العلامۃ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی' ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے جنہوں نے مجھے پاکستان میں اہلسنّت و جماعت کے عظیم جامعہ' جامعہ نظامیہ رضویہ 'لاہور کے درس نظامی کی آخری کلاسوں کو عربی زبان پڑھانے کی دعوت دی اور جتنا عرصہ میں پڑھاتا رہا انہوں نے ہر طرح کے تعاون سے نوازا'پاکستان کے اکابر علماء اہلسنّت و جماعت میں سے حضرت فضیلۃ الامام الشیخ علامہ محمد مسعود احمد کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا' میں نے انہیں اس دیوان کے اشعار کے بارے میں جتنے بھی سوالات ارسال کئے آپ نے ان سب کا جواب دیا' امام اکبر مجدد کے کچھ اشعار مجھے لاہور کے عوامی یا ذاتی کتب خانوں میں نہ مل سکے' میری درخواست پر آپ نے متعدد اشعار ارسال فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے انہیں جزائے خیر عطا فرمائے

میری آرزو تھی کہ ان سے ملاقات کرتا' لیکن کراچی میں امن وامان کی صورت حال مخدوش ہونے کی بنا پر یہ آرزو پوری نہ ہو سکی' اللہ تعالیٰ کراچی (بلکہ پورے پاکستان) کو اس مصیبت سے نجات عطا فرمائے۔

اسی طرح جناب پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر چیئرمین شعبہ عربی' پنجاب یونیورسٹی لاہور کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں' جنہوں نے مجھے شعبہ عربی' پنجاب یونیورسٹی میں بحیثیت وزٹنگ پروفیسر کام کرنے کی دعوت دی اور جب تک میں نے اس شعبہ میں قیام کیا ہر طرح میرے ساتھ تعاون کیا۔ (ڈاکٹر ظہور احمد اظہر نومبر ۱۹۹۷ء میں ریٹائر ہو گئے ہیں مترجم)

شہر لاہور میں اہلسنّت وجماعت کے نمایاں عالم' برادر عزیز فاضل نوجوان ممتاز احمد سدیدی ازہری کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے' جنہوں نے بہت سی معلومات کے ذریعے میری امداد کی' جامعہ نظامیہ رضویہ میں میرے قیام کے دوران جدوجہد کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا اور جو کچھ ان کے بس میں تھا اس سے دریغ نہیں کیا۔

اس نوجوان علامہ نے اپنے والد حضرت امام علامہ شیخ محمد عبدالحکیم شرف قادری استاذ الحدیث جامعہ

نظامیہ رضویہ ' لاہور سے ممتاز اور عالی قدر تعلیم کے حاصل کرنے پر اکتفا نہیں کیا' اسی طرح پاکستان کی مشہور یونیورسٹی ' انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی ' اسلام آباد سے ادب عربی میں ایم۔اے کرنے اور پاکستان میں اہلسنّت وجماعت کے عظیم جامعہ' جامعہ نظامیہ رضویہ ' لاہور میں عربی زبان وادب کی تدریس پر اکتفاء نہیں کیا' بلکہ مزید علم حاصل کرنے کا بوجھ اپنے ذمہ لیا' جیسے طلب علم کے لئے سفر کرنا علماء کا وطیرہ رہا ہے۔ انہوں نے جمہوریہ مصر العربیہ میں اسلام اور علوم اسلامیہ کے مرکز' صرف مصر میں نہیں بلکہ پورے عالم اسلام میں اہلسنّت و جماعت کے قدیم ترین' عظیم ترین اور اعلیٰ ترین جامعہ ازہر شریف کی طرف سفر کیا' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اس فاضل کو توفیق' راہ راست پر استقامت عطا فرمائے اور جامعہ ازہر شریف کی اعلیٰ سندیں حاصل کرکے واپس لاہور آنے کی سعادت مرحمت فرمائے۔

فضیلۃ الامام علامہ شیخ عبدالدائم دائم مہتمم دارالعلوم ربانیہ صدریہ ' (ہری پور) مدیر ماہنامہ جام عرفان (اب وہ ادارت کے فرائض سے سبکدوش ہو چکے ہیں ۱۲ مترجم) اور طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کے مشہور شیخ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہیں میں نے ماہ رمضان ۱۴۱۶ھ مطابق جنوری ۱۹۹۶ء میں ایک مکتوب کے ذریعے اس دیوان بساتین الغفران کے سن ترتیب کی تاریخ لکھنے کی درخواست کی جو انہوں نے قبول کرلی۔ اور نہ صرف اس دیوان کے جمع کرنے اور تحقیق سے متعلق تاریخ پر مشتمل انیس اشعار کا ایک قصیدہ لکھ کر ارسال کیا بلکہ اس دیوان کا تاریخی نام بھی تجویز کیا۔ (اِشعار الفہام باشعار الامام ۱۴۱۶ھ)

اس جگہ میں جامعہ نظامیہ رضویہ ' لاہور اور شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی ' لاہور کے اساتذہ اور طلبہ خصوصًا اپنے مخلص شاگردوں شیخ عابد الدائم اور شیخ محمد عارف نورانی کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے جامعہ نظامیہ رضویہ میں میرے قیام کے دوران مخلصانہ تعاون کیا۔

میں ان تمام حضرات کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جن کے تعاون سے یہ کام اس صورت میں پایہ تکمیل کو پہنچا جو اس وقت ہمارے سامنے ہے' خصوصًا حضرت شیخ محمد مقبول احمد قادری (ناظم اعلیٰ رضا اکیڈمی 'لاہور) کا جنہوں نے اس دیوان کی طباعت اور اشاعت میں بھرپور کوشش کی۔

میرے لئے یہ بہت بڑا شرف ہے کہ میں خصوصی طور پر پاک و ہند کے اہل سنت وجماعت اور عمومی طور پر تمام عالم اسلام کے اہل سنت وجماعت اور عالم اسلام کی زبان عربی زبان کے محسن کی خدمت میں **"ھدیة مختارة من حازم"** (۱۴۱۶ھ) (حازم کی طرف سے منتخب ہدیہ) یعنی فضیلۃ الامام الاکبر محمد احمد رضا خاں کا عربی دیوان "بساتین الغفران" پیش کر رہا ہوں جس کا تاریخی نام ہے "اِشعار الفہام باشعار الامام" (۱۴۱۶ھ)

جب میں اس دیوان کی ترتیب اور تحقیق سے فارغ ہوا تو میں نے مناسب جانا کہ امام اکبر مجدد نے اپنے اردو دیوان کے لئے جو نام تجویز کیا تھا یعنی "حدائق بخشش" اس کی مناسبت ملحوظ رکھوں اس لئے میں نے اس دیوان کا نام "بساتین الغفران" رکھا ہے (یہ صرف نام کا عربی ترجمہ ہے، ورنہ حدائق بخشش اردو دیوان ہے اور یہ اس سے الگ عربی دیوان ہے ۱۲ محمد حمزہ قادری)

دوسری طرف یہ امر میرے لئے باعث فضیلت ہے کہ میں نے سب سے پہلے اس اہم کام کے بارے میں سوچا اور عملی قدم اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ عنایت اور والدین کی دعا کی برکت (اللہ تعالیٰ ان کا سایہ شفقت دراز فرمائے) سے یہ کار عظیم پایۂ تکمیل کو پہنچا، مجھ سے پہلے کسی نے یہ کام نہیں کیا۔ اب اگر میں نے یہ کام بحسن و خوبی انجام دیا ہے تو یہی میرا مقصد ہے، اور اگر ایسا نہیں ہے تو میرے لئے یہی کافی ہے کہ میں نے اپنی ہمت کے مطابق کوشش کر ڈالی ہے۔

پس اول و آخر میں اللہ تعالیٰ کے لئے حمد ہے اور صلوۃ و سلام ہمارے آقا محمد مصطفےٰ پر جو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے اور آپ کی طیب و طاہر آل اور صحابہ کرام پر، اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو۔ ہمارا آخری دعویٰ یہ ہے کہ سب تعریفیں تمام جہانوں کے رب کریم کے لئے ہیں۔

فروری ۱۹۹۶

حازم محمد احمد عبدالرحیم المحفوظ
اسسٹنٹ پروفیسر کلیۃ اللغات والترجمہ
جامعہ الازہر الشریف، قاھرہ، مصر
وزٹنگ پروفیسر پنجاب یونیورسٹی
وجامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

حضرت امام اکبر مجدد
محمد احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے، اور صلوۃ وسلام ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی آل اطہار اور صحابہ کرام پر

پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش میں کسی شخص پر یہ حقیقت مخفی نہیں ہے کہ امام اکبر مجدد محمد احمد رضا خان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پچپن سے زیادہ علوم و فنون میں نہایت بلند مرتبہ رکھتے تھے، مثلا علوم قرآن کریم، حدیث نبوی شریف، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، قرآءت و تجوید، تصوف، تفسیر، اصول تفسیر، عقائدوکلام، صرف، نحو، منطق، فلسفہ، مناظرہ، کیمیاء، اقتصادیات، طبیعیات، سیاسیات، طب، جغرافیہ، حساب، ہندسہ، ہیات، جفر، اسماء الرجال، سیر، تاریخ، اور ادب کے تمام فنون، ان علوم اور ان کے علاوہ دیگر علوم میں ان کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے جن میں سے کچھ متعدد ضخیم جلدوں پر مشتمل ہیں اور کچھ چھوٹے رسائل بھی ہیں۔

بڑے بڑے علماء، ادباء، محققین، مفکرین، تذکرہ نگاروں اور غیر جانب دار قلم کاروں نے امام اکبر مجدد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں ان کی زندگی میں اور ان کے انتقال کے بعد بھی لکھا ہے اور سب اس بات پر متفق ہیں کہ وہ عظیم مقام کے حامل تھے، اور علمی اعتبار سے ان کے معاصرین سے لے کر آج تک کوئی عالم ان کے پائے کا نہیں ہوا، امام اکبر مجدد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی حیات، تصانیف اور ان کی دینی، سیاسی، علمی اور ادبی مساعی جمیلہ کے بارے میں دنیا بھر کے ممالک خصوصا پاکستان اور ہندوستان میں متعدد مقالات اور علمی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ان علمی کتب اور مقالات کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ ان کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔

البتہ ہم اس جگہ رضویات کے بعض ماہرین کا ذکر کر سکتے ہیں جن سے ہمیں شرف تلمذ حاصل ہوا ہے، اس سلسلے میں عالی جناب فضیلۃ الامام پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ کا نام مشہور و معروف ہے جنہیں پاکستان ہی نہیں بلکہ ہندوستان میں بھی "ماہر رضویات" کہا جاتا ہے، ان کی علمی تصانیف سو سے زائد ہیں، وہ اس وقت "ادارہ تحقیقات امام احمد رضا" کراچی کے سربراہ ہیں، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ انہیں ہمارے لئے طویل عمر عطا فرمائے۔

اسی طرح عالی جناب فضیلۃ الامام شیخ محمد عبدالحکیم شرف قادری کا نام بھی معروف ہے، جنہوں نے

امام اکبر مجدد کے بارے میں تصنیف و تالیف کے علاوہ امام اکبر مجدد کی دسیوں عربی' اردو اور فارسی زبانوں میں غیر مطبوعہ تصانیف کی تحقیق اور طباعت و اشاعت کا اہتمام کیا ہے' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ انہیں عمر دراز عطا فرمائے۔

امام اکبر' شیخ الاسلام' علامہ شیخ محمد احمد رضا خان قادری حنفی بریلوی ہندی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پاکستان' افغانستان' بنگلہ دیش اور ہندوستان میں اھل سنت و جماعت کے امام ہیں' ان ممالک میں کوئی عالم ان کے وسیع علمی مقام' تقوی وورع' تبحر علمی اور سیدی رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت اور مذہب اھل سنت و جماعت کے دفاع کو نہیں پہنچا۔ ان ممالک میں ان کے ہم عصر اور اس دور کے مشائخ اسلام نے ان کے ان فتاوی اور اجتہادات کو تسلیم کیا ہے جن کی بنا قرآن کریم' حدیث نبوی شریف' اجماع علماء امت اور قیاس پر ہے۔

ہم اس امام اکبر مجدد کی مدح و ثنا میں جو کچھ بھی تحریر کریں ان کا حق ادا کرنے سے قلمیں عاجز رہ جائیں گی' انہوں نے اپنی پوری زندگی ایسے ماحول میں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت اور دفاع کے لئے وقف کر رکھی تھی جس میں اھل سنت و جماعت کے مخالف فرقے بکثرت تھے۔

امام اکبر فضیلۃ الشیخ محمد احمد رضا خان کا سلسلہ نسب قندھار' افغانستان میں بسنے والے قبیلہ بڑہیچ سے تعلق رکھتا ہے' وہ نسبًا افغانی' مسلکًا حنفی' طریقتہً قادری' جائے پیدائش کے اعتبار سے بریلوی' وطن کے اعتبار سے ہندی اور فطرت کے لحاظ سے عربی ہیں۔

ان کے آباء واجداد ہندوستان آکر یہیں مقیم ہوگئے' ان کے والد ماجد فضیلۃ الامام الاکبر علامہ شیخ نقی علی خاں (م ۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء) اور جد امجد فضیلۃ الامام علامہ شیخ رضا علی خاں (م ۱۲۸۲ھ/۱۸۶۶ء) مشہور علماء اور معروف مصنفین میں سے تھے۔

امام اکبر مجدد' جمہوریہ ہندوستان کے صوبہ اترپردیش کے ایک شہر بریلی میں ۱۰ شوال' ۱۴ جون (۱۲۷۲ھ/۱۸۵۶ء) کو پیدا ہوئے' امام اکبر مجدد نے تعلیم و تربیت اپنے والد گرامی فضیلۃ الامام العلامہ شیخ نقی علی خان اور مولانا غلام قادر وغیرہ ہندوستان کے مشہور علماء سے حاصل کی' درس نظامی پڑھا اور وہ تمام علوم حاصل کئے جو اس دور اور اس معاشرے میں پڑھے پڑھائے جاتے تھے' چودہ سال کی عمر کو پہنچنے سے پہلے اس دور کے مروج علوم کی تحصیل سے فارغ ہو گئے اور اس کے بعد مختلف علوم و فنون کی تحقیق اور مطالعہ میں مصروف ہوگئے' اور اسی پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ اس دور کے جلیل القدر شیخ طریقت حضرت امام علامہ شیخ سید آل رسول مارہروی احمدی قدس سرہ العزیز کے دست اقدس پر سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت ہوئے'

مرشد گرامی نے انہیں مکمل اجازت و خلافت سے نوازا' نہ صرف سلسلہ قادریہ میں بلکہ سلاسل عالیہ چشتیہ' سہروردیہ اور نقشبندیہ میں بھی خلافت عطا فرمائی۔

اس کے بعد امام اکبر مجدد نے تدریس' افتاء' تصنیف اور وعظ و ارشاد کا سلسلہ شروع کیا' تاہم اکثر اوقات تصنیف و تالیف میں صرف کئے' ان کا قلم برق رفتار تھا' انہوں نے عربی' اردو اور فارسی میں پچپن علوم و فنون میں تصانیف کا ذخیرہ یادگار چھوڑا' جن میں سے اکثر چھپ چکی ہیں۔

تعجب کی بات یہ ہے کہ انہوں نے دس سال کی عمر میں تصنیف و تحقیق' شرح نویسی اور عربی زبان میں شعر گوئی کا آغاز کیا' عمر کے دسویں سال میں نحو کی مشہور درسی کتاب ہدایۃ النحو کی شرح لکھی اور تیرہویں سال میں ایک رسالہ ضوء النھایۃ فی اعلام الحمد والھدایۃ لکھا۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد اور پروفیسر ڈاکٹر ریاض مجید کے بیان کے مطابق امام اکبر مجدد اردو کے عظیم شاعر تھے' اردو اور فارسی شاعری میں ان کا مشہور تخلص رضا ہے' عربی شاعری میں بھی ان کا یہی تخلص ہے' ان کا اردو نعتیہ دیوان حدائق بخشش کے نام سے تین حصوں میں چھپ چکا ہے' پہلے دو حصے یکجا ان کی زندگی میں چھپ گئے تھے' تیسرا حصہ ان کی رحلت کے بعد (ترتیب دیا گیا) اور شائع ہوا' پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے ان کا فارسی کلام مختصر دیوان (ارمغان رضا) میں جمع کرکے شائع کر دیا ہے' امام اکبر مجدد نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت میں جو مشہور ترین اور سب سے طویل قصیدہ لکھا ہے وہ قصیدہ سلامیہ ہے۔ اور اسے اردو کا "قصیدہ بردہ" کہا جاتا ہے' اس کا مطلع ہے:

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

میں نے پاکستان میں قیام کے دوران لاہور میں اھل سنت و جماعت کی مسجدوں میں مشاہدہ کیا ہے کہ نمازی نماز جمعہ کے بعد کھڑے ہو کر لاؤڈ سپیکر پر اس قصیدہ مبارکہ کے بعض اشعار پڑھتے ہیں' ہر شخص سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے اور رحمۃ" للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور احترام میں ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی نہریں بہ رہی ہوتی ہیں' یہ سلام کیسٹوں میں بھی ریکارڈ کیا گیا ہے اور قرآن کریم کی کیسٹوں کی دوکانوں پر خصوصا حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور کے بازار میں یہ کیسٹیں دستیاب ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت شریف کے سلسلے میں امام اکبر مجدد کا انداز بڑا نورانی ہے' خود ان کا بیان ہے کہ ع

"قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی۔"

انہیں اس حقیقت کا گہرا شعور اور احساس تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے محب شاعر کے لئے تمام اصناف سخن کی نسبت نعت کہنا زیادہ مشکل ہے، اس لئے نعت گو شعراء کو صحیح راستے کی نشاندہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> حقیقتہ نعت شریف لکھنا نہایت مشکل ہے، جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں، اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے، اگر بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے۔ (الملفوظ حصہ دوم ص ۱۳)

امام اکبر مجدد کا مطمح نظر بلکہ ان کی زندگی کا بڑا مقصد رسول اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام رفیع کی بے ادبی کرنے والوں کا رد تھا، چنانچہ انہوں نے متعدد کتب اور رسائل لکھے، اردو، عربی اور فارسی میں سینکڑوں اشعار نظم کئے، ان کا کلام اور ان کی تصانیف بلاشک و شبہہ اس بات کی دلیل ہیں کہ انہیں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے شدید محبت و عقیدت تھی، یہاں تک کہ وہ محب الرسول المصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے لقب سے مشہور ہوئے جبکہ وہ خود اپنے آپ کو "عبدالمصطفےٰ" کے لقب سے ملقب کرتے تھے، یہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی شدید محبت اور آپ کی پیروی کا نتیجہ تھا، ان کا ایک شعر ہے:

خوف نہ رکھ رضا ذرا توتو ہے عبد مصطفےٰ
تیرے لئے امان ہے، تیرے لئے امان ہے

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بلند و بالا مقام و مرتبہ بیان کرنے کیلئے امام اکبر مجدد نے کثیر التعداد کتابیں لکھی ہیں ہم ان میں سے چند ایک کا بطور مثال ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ سلطنۃ المصطفےٰ فی ملکوت کل الوری
۲۔ ھدی الحران فی نفی الفیئ عن سید الاکوان
۳۔ الامن والعلی لناعتی المصطفےٰ بدافع البلا
۴۔ مبین الھدیٰ فی نفی امکان المصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم)
۵۔ تمہید ایمان بآیات قرآن

اس جگہ امام اکبر مجدد کے ترجمہ قرآن کریم کا ذکر ضروری ہے، جس کا نام ہے "کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن"، حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ کارنامہ زندہ جاوید ہے، پاک وہند کے تمام علماء اھل سنت و جماعت نے امام اکبر

مجدد کی ان مساعی جمیلہ کو خراج عقیدت پیش کیا ہے جن کے نتیجے میں امتیازی حیثیت کا یہ ترجمہ معرض ظہور میں آیا۔ یہ ترجمہ ان کے علم کی وسعت، سچے ایمان، عربی اور اردو دونوں زبانوں میں دسترس، قرآن کریم کی عربی اور اردو تفاسیر پر گہری نظر اور سابقہ اردو تراجم پر آگاہی کی دلیل ہے۔

اس جگہ بطور مثال قرآن کریم کی ایک آیت ووجدک ضالاً فھدیٰ (سورۃ الضحیٰ آیت ۷) کا ترجمہ پیش کرتا ہوں، یہ ترجمہ نبی اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام اور رسالت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) کے لائق اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فروغ دینے والا ہے۔ ملاحظہ ہو:

"اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی راہ دی"

سبحان اللہ!

آج کل اھل سنت و جماعت کا کوئی گھر بالخصوص پاکستان میں ایسا نہیں ہوگا۔ جس میں اس ترجمہ کے ایک دو نسخے نہ ہوں، "کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن" کا ترجمہ متعدد زبانوں مثلاً انگریزی، سندھی اور بنگالی وغیرہ (ڈچ اور پشتو) میں ہو چکا ہے۔ آج یہ اردو زبان میں قرآن کریم کا سب سے عظیم ترجمہ شمار کیا جاتا ہے، ہم اس امام اکبر مجدد کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

اسی طرح ان کے زندہ جاوید کارناموں میں سے ایک کارنامہ اہل بدعت اور ان کی بدعات کا رد ہے، انہوں نے بدعتوں کا مقابلہ کیا اور ان پر اپنی تالیفات اور رسائل میں رد کیا، اسی طرح انہوں نے اسلام سے خارج ہونے والے معاصرین مثلاً مرزا غلام قادیانی اور اس کے متبعین قادیانیوں پر بھی رد کیا، انہوں نے قرآن کریم، احادیث مبارکہ اور علمائے امت کے اجماع کے حوالے سے قادیانیوں کا دائرہ اسلام سے خارج ہونا ثابت کیا۔

اس سلسلے میں انہوں نے پانچ رسائل لکھے:

۱۔ الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی (یہ ان کی آخری تصنیف ہے)

۲۔ جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ

۳۔ السوء والعقاب علی المسیح الکذاب

۴۔ قھر الدیان علی مرتد بقادیان

۵۔ المبین ختم النبیین

امام اکبر مجدد کی بڑی مصروفیت یہ تھی کہ وہ مذہب حنفی کے مطابق فتوی لکھتے تھے، وہ مذہب حنفی جو پاک وہند میں اہل سنت و جماعت کا واحد مذہب ہے، اس میدان میں ان کی سب سے مشہور اور سب سے ضخیم کتاب مجموعہ فتاوی ہے۔ جس کا نام "العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ" ہے جو بارہ جلدوں اور ہزاروں صفحات پر مشتمل

[illegible] میں ... (ج ۸ ص ۴۸) ابوالحسن علی ندوی نے اپنی کتاب نزہتہ الخواطر وبہجۃ المسامع و النواظر
کارنامے کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے:

> فقہ حنفی اور اس کی جزئیات پر آگاہی میں ان (امام اکبر مجدد) کا ہمسر شاید ہی کوئی دوسرا عالم ہو' ہمارے اس دعوے پر ان کے فتاوی کا مجموعہ (یعنی فتاوی رضویہ) اور ان کی تصنیف "کفل الفقیہ الفاھم فی احکام قرطاس الدراہم" شاہد ہے' جو انہوں نے ۱۳۲۳ھ میں مکہ مکرمہ میں تالیف کی۔
>
> (نزہتہ الخواطر ج ۸ ص ۴۱)

اس جگہ اس امر کا تذکرہ ضروری ہے کہ اس عظیم فتاوی کی نئ طباعت کا اہتمام کیا جا رہا ہے جس میں عربی عبارات اور فتاوی کا اردو ترجمہ اوز احادیث نبویہ شریفہ کی تخریج کا اہتمام کیا گیا ہے۔ یہ عظیم کام ہمارے استاذ' فضیلۃ الامام حضرت شیخ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور' شیخوپورہ اور ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے اہتمام اور نگرانی میں انجام دیا جا رہا ہے۔ ۱۹۹۶ء تک تخریج اور ترجمہ کے ساتھ نو ضخیم جلدیں چھپ چکی ہیں۔ (دسمبر ۱۹۹۷ء میں بارہ جلدیں چھپ چکی ہیں والحمد للہ تعالیٰ علی ذلک ان شاء اللہ العزیز پچیس تیس جلدوں میں یہ کام مکمل ہو گا)

امام اکبر پینسٹھ سال کی عمر تک اسلام اور مسلمانوں کی خدمت انجام دینے کے بعد ۲۵ صفر ۲۸ اکتوبر ۱۳۴۰ھ '۱۹۲۱ء کو شہر بریلی میں جسے آج بریلی شریف کہا جاتا ہے اپنے رب کریم کی بارگاہ رحمت و رضوان میں حاضر ہو گئے' ان کا مزار مبارک جمہوریہ ھند کے شہر بریلی میں ہے جہاں روزانہ سینکڑوں زائرین حاضری دیتے ہیں۔

پاک وھند کے اکثر شہروں میں ان کی یاد تازہ کرنے کے لئے ۲۴٫۲۵ صفر کو عظیم اجتماعات منعقد کئے جاتے ہیں' جن میں اہل سنت و جماعت کے علماء' ادیب' خطیب سیاستدان اور ہزاروں عوام الناس حاضر ہوتے ہیں' مجھے ماہ صفر ۱۴۱۶ھ میں عارف باللہ امام علی ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش کی جامع مسجد میں امام اکبر مجدد کے عرس میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا' یہ بہت بڑا اجتماع تھا جس میں لاہور اور بیرون لاہور کے ہزاروں عوام و خواص نے شرکت کی۔

ہمارے استاذ' فضیلۃ الامام شیخ محمد عبدالحکیم شرف قادری نے مجھے جامعہ نظامیہ لاہور میں ڈاک کی ٹکٹ دکھائی جس پر امام اکبر مجدد کے مزار شریف کی تصویر چھپی ہوئی ہے' حکومت ہند نے ان کی یاد تازہ

رکھنے کے لئے یہ ٹکٹ جاری کی ہے، حالانکہ امام اکبر مجدد کی یہ آرزو بلکہ جدوجہد تھی کہ ہندوستان میں دوبارہ اسلام اور مسلمانوں کی حکومت ہو۔

مقالات یوم رضا میں امام اکبر مجدد کے بارے میں حکیم الامت علامہ اقبال کے تاثرات شائع ہوئے ہیں، ان کی اہمیت کے پیش نظر انہیں اس جگہ پیش کرنا مناسب ہے، علامہ کے یہ تاثرات ڈاکٹر عابد احمد علی سابق مہتمم بیت القرآن، پنجاب پبلک لائبریری، لاہور نے بیان کئے ہیں:

ہندوستان کے اس دور متاخرین میں ان جیسا طباع اور ذہین فقیہ بمشکل ملے گا، اس کے ساتھ ہی اقبال مرحوم نے مولانا کی طبیعت کی شدت........کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر یہ الجھن درمیان میں نہ آپڑتی تو ان کا وقت اور علم و فضل بات کے دیگر مسائل کے لئے زیادہ مفید طریقے سے صرف ہوتا اور یقیناً وہ اس دور کے ابوحنیفہ کہلا سکتے تھے۔(مقالات یوم رضا، حصہ سوم ص ۱۱-۱۰)

امام اکبر مجدد کے مخالفین میں سے عبدالحی بن فخرالدین حسنی لکھنوی (والد ابوالحسن علی ندوی) اپنی کتاب نزهة الخواطر و بهجة المسامع و النواظر میں لکھتے ہیں:

شیخ احمد رضا خان نے متعدد بار حرمین شریفین کا سفر کیا، بعض فقہی اور اعتقادی مسائل میں علماء حجاز سے مذاکرات کئے، حرمین شریفین میں قیام کے دوران بعض رسائل لکھے، اور علماء حرمین کے سامنے پیش کئے جانے والے بعض مسائل کے جوابات دئے، علماء حرمین ان کے علم کی فراوانی، فقہی متون اور اختلافی مسائل پر ان کے وسیع مطالعہ، ان کی ذکاوت اور تحریر کی سرعت پر حیران رہ گئے، انہوں نے اولیاء اللہ اور اصحاب مزارات سے استمداد اور استعانت کے بارے میں متعدد رسائل لکھے۔

اس کے باوجود وہ (مخلوق کے سامنے) سجدہ تعظیمی کو حرام قرار دیتے تھے، اس سلسلے میں انہوں نے ایک رسالہ "الزبدة الزكية لتحريم سجود التحية" لکھا، یہ رسالہ ان کے علم کی وسعت اور استدلال کی قوت پر دلالت کرتا ہے، اسی طرح وہ قبروں پر منعقد کی جانے والی عیدوں کی حمایت کرتے تھے جنہیں اہل ہندوستان "عرس" کہتے ہیں۔ اس کے باوجود وہ مزامیر کے ساتھ گانے کو حرام قرار دیتے تھے، نیز سیدنا حسین علیہ وعلی آبائیہ السلام کی طرف منسوب قبروں کے بنانے کو حرام قرار دیتے ہیں۔

وہ متبحر عالم بہت مطالعہ اور وسیع اطلاع والے تھے، ان کا قلم تیز رفتار اور

تصنیف و تالیف میں فکر بلند تھی، فقہ حنفی اور اس کی جزئیات پر آگاہی میں ان کے زمانے میں ان کی نظیر شاید ہی کہیں ملے، اس دعوے پر ان کا مجموعہ فتاوی اور ان کی کتاب کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم" شاہد ہے جو انہوں نے مکہ معظمہ میں ۱۳۲۳ھ میں لکھی، وہ راسخ علم رکھتے تھے اور علوم ریاضیہ، ہیئات، نجوم اور توقیت میں کامل مہارت رکھتے تھے، رمل اور جفر سے دلچسپی رکھتے تھے اور اکثر علوم میں دیگر علماء کے شریک تھے۔

مجلّہ صوت الشرق (مصر) میں ڈاکٹر محیی الدین الوائی ازہری اپنے مقالہ میں لکھتے ہیں:

مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان کے سرخیل مسلمان علماء میں سے شمار کئے جاتے ہیں، انہوں نے ہندوستان کے اطراف میں علم، دین اور لغت عربیہ کی خدمت میں بھرپور حصہ لیا، اور ہندوستان کے اطراف و اکناف میں علوم عربیہ اسلامیہ کی اشاعت میں قابل قدر حصہ لیا۔

آخر میں یہ گزارش ضروری سمجھتا ہوں کہ میں نے جو "بساتین الغفران" کے نام سے عربی دیوان جمع کیا، اسے ترتیب دیا، اس کے ضبط اور تحقیق کی کوشش کی، اس پر تمہیدی مقدمہ لکھا اور اس کے آخر میں ایک ضمیمہ لگایا، اس علمی کام سے میرا مقصد یہ ہے کہ عربی زبان کے محبین، قارئین اور جن حضرات کی مادری زبان عربی ہے انہیں اس جلیل القدر علامہ، عظیم شاعر، امام اکبر مجدد، امام اہلسنّت و جماعت، محمد احمد رضا خان سے متعارف کراؤں، وہ امام جو قرآن و حدیث اور ہماری عربی زبان سے محبت رکھتے تھے، انہوں نے عربی میں تصانیف لکھیں اور عربی نظم کا ذخیرہ یادگار چھوڑا، بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنی مادری زبان اردو کی نسبت عربی میں زیادہ کام کیا، اس لئے کہ وہ فطرت کے اعتبار سے عربی تھے، ہم ان کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت و محبت اور احترام و سلام کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔

یہ عربوں کی طرف سے ان کے تعارف کی پہلی علمی کاوش ہے۔

حازم محمد احمد عبدالرحیم المحفوظ
اسسٹنٹ پروفیسر اردو
کلیۃ اللغات و الترجمۃ جامعہ الازہر الشریف
القاہرہ، مصر

مصادر و مراجع

محمد احمد رضا خان (امام اکبر مجدد)

۱۔ حدائق بخشش، شبیر برادرز، اردو بازار لاہور ج ا، ۱۹۸۸ء

۲۔ مقدمہ قصائد مدائح فضل رسول و حمائد فضل رسول، المجمع الاسلامی مبارک پور، انڈیا ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء

۳۔ الحاکمۃ المکیۃ فی حکم جلود الاضحیۃ، مقالہ ایم۔ اے مخطوط، لائبریری پنجاب یونیورسٹی، لاہور ۱۹۹۴ء تحریر: مسرت رسول

۴۔ ابوالحسن علی ندوی: نزھتہ الخواطر و بھجۃ المسامع والنواظر، ج ۸، ۱۳۹۷ھ/۱۹۷۶ء

۵۔ بدرالدین احمد قادری رضوی (علامہ) سوانح امام احمد رضا، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر طبع ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء

۶۔ ریاض مجید (ڈاکٹر) اردو میں نعت گوئی، اقبال اکیڈمی، پاکستان طبع ۱۹۹۰ء

۷۔ شجاعت علی قادری: من ھواحمد رضاالبریلوی الھندی، منظمتہ الاعوۃ الاسلامیہ، لاہور طبع ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء

۸۔ محمد ظفرالدین قادری رضوی: حیات اعلیٰ حضرت ج ا، کراچی، پاکستان، تاریخ طباعت درج نہیں ہے۔

۹۔ محمد ظفرالدین قادری رضوی: المجمل المعدد لتالیفات المجدد، لاہور ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء

۱۰۔ محمد مسعود احمد (ڈاکٹر) الشیخ احمد رضا خان البریلوی و شئی من حیاتہ و افکارہ وخدماتہ، عربی ترجمہ: محمد عارف اللہ مصباحی، موستہ رضا جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، طبع، اول: ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء

۱۱۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۱۰۔ طبع دانشگاہ پنجاب، لاہور، پاکستان۔

بسم الله الرحمن الرحيم

المحقق فى سطور :

هو الفاضل البحاثه حازم بن محمد بن أحمد بن عبدالرحيم من عائله المحافيظ الأشراف التى تقيم بمحافظات جنوب مصر والتى يمتد نسبها الشريف إلى سبط رسول الله صلى الله تعالى عنيه وعلى آله وسلم الإمام الحسين بن على رضى الله تعالى عنهما

ولد الشيخ حازم بمدينة بنى مزار التابعة لمحافظة المنيا بجنوب مصر فى .. من شهر أغسطس عام ... م وبدأ تلقى تعليمه على يد والده الكريم خريج كلية اللغة العربية جامعة الأزهر الشريف والذى يشتغل حاليا منصب نقيب المعلمين بمدينة صدفا التابعة لمحافظة أسيوط

والتحق بالمرحلة الابتدائية وهو فى الخامسة من عمره عام ... م بمدرسة الشعب الابتدائية بمدينة بنى مزار حيث كان والده فى ذلك الوقت مديرا لهذة المدرسة وبعد حصوله على الشهادة الابتدائية التحق بالمرحلة الإعدادية بمدرسة بنى مزار الإعدادية فى عام ... م وفيها درس

لثلاث سنوات نال بعدها الشهادة الإعدادية عام ١٩٦٨م

وبعد ذلك نصحه والده بالتوجه إلى التعليم الدينى بمعاهد الأزهر الشريف فسافر مطلب والده والتحق بمعهد بنى مزار الدينى الثانوى وفيه درس لأربع سنوات حفظ خلالها القرآن الكريم. ثم حصل على الشهادة الثانوية الأزهرية عام ١٩٧٠م وكان من أوائل الخريجيين فى ذلك العام.

ثم بعد ذلك اختار دراسة اللغة الأردية وآدابها فتوجه إلى القاهرة والتحق بقسم اللغة الأردية بجامعة الأزهر الشريف، ودرس فيه لأربع سنوات بعدها حصل على المركز الأول و شهادة الإجازة العالية "الليسانس" بتقدير جيد جدا فى اللغة الأردية وآدابها وذلك عام ١٩٧٧م

ثم عين بوظيفة معيد بقسم اللغة الأردية و آدابها بجامعة الأزهر الشريف فى السابع من مارس عام ١٩٧٨م وفى نفس هذا العام التحق بقسم اللغة الفارسية و آدابها بكلية الآداب جامعة عين شمس بالقاهرة و نال الشهادة التمهيدية للماجستير عام ١٩٧٩م وقام بالتسجيل لدرجة الماجستير فى موضوع: الظواهر الفنية فى شعر خواجه مير درد الدهلوى" فى شهر أكتوبر عام ١٩٨٠م.

و فى شهر فبراير من عام ١٩٨٤م حصل على شهادة الماجستير بتقدير ممتاز من قسم لغات الأمم الإسلامية بكلية الآداب عين شمس، و فى شهر أبريل من نفس هذا العام عين فى وظيفة مدرس مساعد بقسم اللغة الأرديه

بجامعة الأزهر الشريف.

وقام بالتسجيل لدرجة الدكتوراه في شهر أكتوبر عام ٢٠٠٠م في موضوع "محمد حسين آزاد الدهلوي ومنهجه في نقد الشعر الأردي" وإلى الآن يقوم بإعداد هذه الرسالة.

الأساتذة الأجلاء:

نذكر أسماء ووظائف بعض الأساتذة الكرام لصاحب هذه الترجمة وقد أرسل إلى المحقق أسمائهم قبل أيام.

١- معالي فضيلة الشيخ الأستاذ محمد أحمد عبدالرحيم المحفوظ "والد المترجم له" من علماء الأزهر الشريف وعميد عائلة المحفوظ الأشراف بأسيوط وسوهاج ونقيب المعلمين بصدفا ورئيس قسم بإدارة صدفا التعليمية- أسيوط

٢- معالي الأستاذ الدكتور أمجد حسين سيد أحمد الباكستاني
أستاذ اللغة الأردية وآدابها بجامعات الأزهر وعين شمس والقاهرة والإسكندرية.

٣- معالي الأستاذ الدكتور بديع محمد جمعه
أستاذ اللغة الفارسية وآدابها- كلية الآداب- جامعة عين شمس- القاهرة.

٤- معالي الأستاذ الدكتور محمد السعيد جمال الدين
رئيس قسم لغات الأمم الإسلامية- كلية الآداب- جامعة عين شمس- القاهرة.

٥- معالي الأستاذ الدكتور محمد نور الدين عبدالمنعم

وكيل كلية اللغات والترجمة جامعة الأزهر الشريف القاهرة

٠٦- معالى الأستاذ الدكتور حسين مجيب المصرى

عميد الدراسات الشرقية بالوطن العربى

وأستاذ كرسى غير متفرغ بكلية الآداب جامعة عين شمس وخبير وعضو لجنة المعجم الكبير بالمجمع اللغوى. القاهرة.

٠٧- الأستاذة الدكتورة ملكة على محمد التركى

أستاذ اللغة الفارسية وآدابها. كلية الآداب. جامعة عين شمس. القاهرة.

٠٨- معالى الأستاذ الدكتور عبد النعيم حسنين رحمه الله تعالى

عميد كلية اللغات والترجمة الأسبق.

٠٩- معالى فضيلة الإمام الشيخ الأستاذ الدكتور أحمد عمر هاشم

أستاذ الحديث النبوى الشريف ورئيس جامعة الأزهر الشريف.

١٠- معالى الأستاذ الدكتور عباس عبد الحى السيد

رئيس قسم اللغة الأردية وآدابها. كلية اللغات والترجمة جامعة الأزهر الشريف. القاهرة.

١١- معالى الأستاذ الدكتور تحسين فراقى

أستاذ اللغة الأردية وآدابها. الكلية الشرقية. جامعة بنجاب. لاهور.

١٢- معالى فضيلة الإمام الشيخ المفتى محمد عبد القيوم القادرى الهزاروى

أستاذ العلوم الإسلامية ورئيس الجامعة النظامية الرضوية. لاهور.

١٣- معالى فضيلة الإمام الشيخ محمد عبد الحكيم شرف القادرى

أستاذ الحديث النبوى الشريف بالجامعة النظامية الرضوية. لاهور.

١٤- معالى فضيلة الإمام الشيخ الأستاذ الدكتور محمد مسعود أحمد

السكرتير لسفارة وزارة التعليم بإقليم السند باكستان

مؤلفاته

١- مظاهر الاحتفال بمولد النبي الشريف في لاهور والقاهرة

٢- القواعد والمحادثات الأساسيه لدراسة اللغة العربية.

٣- الظواهر الفنية في شعر خواجه مير درد.

٤- الترجمة العربية لديوان خواجه مير درد الأردى.

٥- مختصر تاريخ باكستان والهند.

(من القرن الأول إلى نهاية القرن الثاني عشر الهجرى)

٦- بساتين الغفران (الديوان العربي لمعالى فضيلة الإمام الأكبر المجدد محمد أحمد رضا خان ﷺ وأرضاه) راعى في هذه التسمية إسم ديوانه الأردى "حدائق بخشش".

نشر له عديد من المقالات العلمية بعديد من المجلات العالية، من هذه المقالات:

١- قيام دولة المغول الإسلامية بشبه القارة الهندية.

٢- تلاميذ خواجه مير درد الدهلوى.

٣- التعريف بالديوان الأردى، خواجه مير درد الدهلوى

٤- مدرسة دهلى الشعرية الأولى.

٥- مدرسة لكهنو الشعرية.

٦- الأزهر جامع و جامعة.

٧- اللغة الأردية في الجامعات المصرية.

٨- المظاهر الحضارية لدولة المغول الإسلامية في شبه القارة الهندية.

٩- تلوث البيئة في مدينة لاهور (أسباب و حلول)

كتب تحت التأليف

مظاهر الاحتفال بذكرى مولد العلامة محمد إقبال فى لاهور والقاهرة

تاريخ باكستان من القرن الثالث عشر الهجرى إلى العهد الحاضر

حكيم الأمة وشاعر الشرق العلامة محمد إقبال

الإمام الأكبر المجدد محمد أحمد رضا خان حياته وخدماته

الترجمة العربية لانتخاب حدائق بخشش (بالاشتراك مع الدكتور محمد مبارز ملك أستاذ بالقسم العربى بجامعة بنجاب)

بساتين الغفران

الديوان العربى للإمام المجدد محمد أحمد رضا خان رحمه الله تعالى-

فضيلة الأستاذ المحقق السيد حازم محمد أحمد أكرمه الله ورعاه صرف جهده الكبير فى جمع هذا الديوان وترتيبه وتحقيقه وضبطه ستة أشهر وقد اعتكف ما يقرب من شهر ليلا ونهارا فى مكتبة الجامعة النظامية الرضوية بلاهور من أجل البحث عن أشعار أخرى فتم العمل بحمد الله تعالى رغم أنه لم يطلع على كثير من الأشعار العربية لهذا الإمام لعدم وجود المصادر التى تحتوى على تلك الأشعار لعل الله يحدث بعد ذلك أمرا جزاه الله تعالى عنا وعن سائر أهل السنة والجماعة الجزاء الأوفى.

فضيلة الدكتور محمد مبارز ملك الأستاذ بقسم اللغة العربية بجامعة البنجاب باكستان سافر إلى مدينة العلوم الإسلامية جامعة الأزهر

الشريف' بالقاهرة' أستاذا زائرا سنة ١١م و بعثت معه بعض المصنفات باللغة العربية للإمام الأكبر المجدد محمد أحمد رضا خان رحمه الله تعالى إهداء للعلماء المحققين' فأقام ضيفا عند الفاضل المحقق السيد حازم محمد أحمد المحفوظ حفظه الله تعالى' وأهدى مجموعة من الكتب له ومن ههنا بدأت معرفته بمعالى الإمام الأكبر المجدد محمد أحمد رضا خان رحمه الله تعالى ورأى بعض أشعاره باللغة العربية.

ثم لما قدم بمشية الله تعالى الأستاذ المحقق السيد حازم محمد أحمد إلى باكستان أستاذا زائرا بقسم اللغة العربية وآدابها بجامعة البنجاب بعام ١٩٩٠م وعرف أن أحدا لم يجمع الديوان العربى لفضيلة الإمام الأكبر المجدد محمد أحمد رضا خان' فشمر عن ساق الجد وجمعه كما يرى القارى الكريم. ولقد صرفت برهة من الزمان فى مراجعته ولم آل جهدا فى تصحيحه ومع ذلك لا آمن من الأخطاء المطبعية' يمكن إصلاحها فى الطبع الثانى إن شاء الله تعالى.

وعند ما يطالع القارى الكريم هذا الديوان العربى يتجلى له أن الإمام أحمد رضا الحنفى القادرى رحمه الله تعالى له خبرة قوية باللغة العربية و قلم سيال و فكر عال' وغيرة كاملة على الدين القويم و مسلك أهل السنة والجماعة وتسيطر على قلبه حب الله جل شانه وحب رسوله الكريم ﷺ

ولا أنسى الشكر لفضيلة المحقق الشاب حازم محمد الأزهرى على جمعه

وتحقيقه هذا الديوان وإلى صاحبها الدكتور محمد مبارز ملك، أستاذ بالقسم العربي بجامعة بنجاب، ولفضيلة المفتي محمد عبد القيوم القادري، رئيس الجامعة النظامية الرضوية، لاهور، ولفضيلة الفاضل المحقق محمد نذير السعيدي على مساعدتهم ولفضيلة الدكتور محمد مسعود أحمد مدير إدارة التحقيقات للإمام أحمد رضا بمدينة كراتشي ولفضيلة الشيخ الحاج محمد مقبول أحمد القادري، مدير أكاديمية رضا، بمدينة لاهور، وفضلية الشيخ محمد منشا تابش القصوري على اهتمامهم بطبع هذا الديوان العربي، والحمد لله رب العالمين.

٢٠ من شهر رمضان ١٤١٦هـ محمد عبد الحكيم شرف القادري

١١ من فبراير ١٩٩٦م خادم طلبة العلوم الاسلامية والحديث الشريف

بالجامعة النظامية الرضوية، لاهور، باكستان

تمهيد

فى التعريف بمعالى فضيلة الإمام الأكبر المجدد "محمد أحمد رضا خان"

الحمد لله رب العالمين ، والصلاة والسلام على سيدنا محمد صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم .. وبعد،

فليس بخاف على أحد بشبه القارة الباكستانية الهندية البنجلاديشية ما لمعالى **فضيلة الإمام الأكبر المجدد محمد أحمد رضا خان** – رحمة الله عليه – من منزلة رفيعة سامية فى أكثر من خمسة وخمسين علماً وفناً منها : علوم القرآن الكريم والحديث النبوى الشريف وأصول الحديث والفقه وأصول القراءة والتجويد والتصوف والتفسير وأصول التفسير والعقائد والكلام والنحو والصرف والمنطق والفلسفة والمناظرة والكيمياء والاقتصاد والطبيعة والسياسة والطب والجغرافيا والحساب والهندسة والهيئة والجفر والتصوف، وأسماء الرجال والسير والتاريخ والأدب بجميع فنونه ..الخ. وقد بلغت مصنفاته فى هذه العلوم وغيرها أكثر من ألف ما بين كتاب فى عدة مجلات ضخمة، ورسالة صغيرة .

وقد كتب أعلام العلماء والأدباء والباحثون المعرفون والمفكرون المحايدون فيما يتعلق **بالإمام الأكبر المجدد** فى حياته وبعد انتقاله وحتى اليوم، وأجمع الكل على ما كان له – وما تزال – من منزلة عظيمة وأنه علما لا يدانيه أحد من علماء عصره وحتى اليوم . وقد ألفت أبحاث وكتب علمية عديدة فى كل من باكستان والهند – على الأخص – تناولت بالبحث **الإمام الأكبر المجدد** وحياته ومؤلفاته وجهوده فى الميادين الدينية والسياسية والعلمية والأدبية.. الخ.

ولا يمكن إحصاء هذه الأبحاث والكتب العلمية نظراً لكثرتها، غير أننا نستطيع أن نذكر بعض أعلام هذه الدراسات الرضوية فى الوقت الحالى الذين تشرفت بالتتلمذ على أيديهم – فلا يجهل اسم معالى فضيلة **الإمام الشيخ الأستاذ الدكتور/ محمد مسعود أحمد** . الذى أطلق عليه رائد الدراسات الرضوية ليس فى باكستان وحدها بل وفى الهند أيضاً . وقد قدم فضيلته بتأليف مصنفات علمية عديدة تتجاوز المائة . ويرأس فضيلته اليوم مجمع بحوث الإمام أحمد رضا بمدينة كراتشى . وأدعو الله لفضيلته بأن يمد لنا فى عمره .. أمين .

وكذلك لا يجهل اسم معالى فضيلة **الإمام الشيخ / محمد عبد الحكيم شرف القادرى** الذى يعكف على التأليف حول **الإمام الأكبر المجدد** بالإضافة إلى قيامه بتحقيق وطبع عشرات من

مؤلفات الإمام الأكبر لمحدد مخد د بالد نر عربية و لأر بة والفارسية . وأدعو الله لفضيلته بطول نعم .. يز

والإمام الأكبر المجدد شيخ الإسلام العلامة الشيخ / **محمد أحمد رضا خان القادرى الحنفى البريلوى الهندى** رحمة الله عليه هو إمام أهل السنه والجماعة فى باكستان وأفغانستان وبنجلاديش والهند. لم يبلغ أحد هذه المنزلة العالية الرفيعة ونقواه وورعه وعلمه الغزير وحبه الصادق لدى الرسول الأعظم صلى الله عليه وسلم ، الدفاع عن مذهب أهل السنة والجماعة . وقد شهد شيوخ الإسلام بهده ... فى العصر الحاضر والمعاصر لكل فتاواه واجتهاداته على اساسها القران الكريم والحديث ... يف وإجماع علماء الأمة والقياس .

ومهما سطرنا فى شانه ومدحه ... عن إيفاء هدا **الإمام الأكبر المجدد حقه .** فقد وهب حياته كلها لخدمة المسلمين والإسلام والدفاع عنه فى بيئة كثرت فيها فرق المخالفين لأهل السنة والجماعة .

ينتمى **الإمام الأكبر المجدد فضيلة الشيخ** / محمد أحمد رضا خان إلى قبيلة أفغانية تسمى بهريج من قبائل ضواحى مدينة قندهار بأفغانستان . فهو أفغانى نسباً ، حنفى مسلكاً ، قادرى طريقةً ، بريلوى مولداً ، هندى موطناً ، عربى فطرةً .

قدم آباءه من أفغانستان إلى شبه القارة واستوطنوها . وكان والده معالى فضيلة **الإمام الأكبر العلامة الشيخ / نقى على خان** ـ المتوفى عام ١٢٩٧ للهجرة الموافق عام ١٨٨٠ للميلاد ـ وجدّه معالى فضيلة **الإمام العلامة الشيخ / رضا على خان** ـ المتوفى عام ١٢٨٢ للهجرة الموافق عام ١٨٦٦ للميلاد ـ من العلماء البارزين والمصنفين المعروفين.

ولد **الإمام الأكبر المجدد** فى مدينة بريلى - إحدى مدن ولاية اتربرديش بجمهورية الهند حالياً - فى العاشر من شهر شوال عام ١٢٧٢ للهجرة الموافق الرابع عشر من شهر يونيو عام ١٨٥٦ ميلادية . وشرع **الإمام الأكبر المجدد** فى تلقى تعليمه وتربيته على يد والده فضيلة **الإمام العلامة الشيخ / نقى على خان** ، وعلى يد غلام **قادر** وغيرهما من علماء شبه القارة المشاهير . كما درس الدرس النظامى ، وبذلك يكون قد أحاط بكل ما أحاط به أقرانه فى عصره وبيئته . وأنهى دراسته ولم يتجاوز الرابعة عشر من عمره . وبعدها عكف على البحث والمطالعة فى شتى العلوم والفنون .ولم يكتف بذلك فمضى ليتلمذ على يد شيوخ أعلام أجلاء من أمثال معالى فضيلة **الإمام العلامة الشيخ / السيد آل رسول المارهروى الأحمدى** فدخل فى حلقته ، وبايع على يده ، وأخذ عنه الطريقة القادرية ، وأجازه شيخه إجازة عامة تامة . كما حصل على الإجازة فى عدة طرق صوفية أخرى منها : الطريقة الجشتية ، والطريقة السهروردية ، والطريقة النقشبندية.

ل لد غل القد ل . ول ياته الحافلة ،

وكان **الإمام الأكبر المجدد** يضع نصب عينيه

فقام للم سلم عليه ى الله في صد ال و سو للر

التصدى للمخالفين والممتهنين للمنزلة السامية

سنه بابا ي و ة الأر لغاد . الأبيات مئات نظم كما

بتصنيف عديد من الكتب والرسائل

رضوان الله الكرام ه الصحابة و الأطهار الأبيت وآل

تدل دون ريب على شدة محبته للرسول الأكرم

الإمام الأكبر ل . ن ل **مصطفى**

عليهم أجمعين . حتى عرف وأشتهر ولقب بـ "**محب الرسول**

فنجده يقول صلى الله عليه وسلم المصطفى واتباعه لشدة حبه "

المجدد يلقب نفسه بـ "**عبد المصطفى**

شعراً:

خوف نه رکهـ رضا ذرا تو تو هےعبد مصطفى

تیرے لئےامان هے ، تیر لئے امان هے

الترجمة :

دع الخوف [فكيف] يكون لك [ولو] للمحة وأنت عبد المصطفى.

[ومن ثم] من أجلك الأمان ، من أجلك الأمان .

ومصنفات **الإمام الأكبر المجدد** فى بيان المقام والمنزلة النبويـة الشريفة كثيرة نذكر منها على سبيل المثال :

"**سلطنة المصطفى فى ملكوت كل الورى**" "**هدى الحيران في نفي الفيء عن سيد الأكوان**" "**الأمن والعلى لناعتى المصطفى بدافع البلاء**" "**مبين الهدى فى نفى إمكان مثل المصطفى**" "**تمهيد إيمان بآيات قرآن**"

ولا يفوتنا أن نذكر الترجمة الأردية العظيمـة لمعانى ألفاظ القرآن الكريم والتى قام بها **الإمام الأكبر المجدد** والتى تحمل اسم "**كنز الإيمان فى ترجمة القرآن**" فهذا العمل بحق من مآثر معاليه الخالدة على طول الزمان . وقد امتدحها كل علماء أهل السنة والجماعة فى شبه القارة ، كما أشادوا بها وبما بذله **الإمام الأكبر المجدد** من مجهود كبير حتى خرجت فى صورة ممتازة وهى تدل على ما كان له من علم غزير وإيمان صادق ومقدرة وإلمام باللغتين العربية والأردية وإطلاعه على التفاسير العربية والأردية للقرآن الكريم وكذلك إطلاعه على ما سبقه من تراجم أردية .

وفى هذا المقام أذكر ترجمته - على سبيل المثال - لمعنى ألفاظ الآية القرآنية المباركة "**ووجدك ضالاً فهدى**" [**سورة الضحى ، آية رقم ٧**] فقد ترجم معنى ألفاظها ترجمة تليق بمقام النبى الأعظم صلى الله عليه وسلم والرسالة المحمدية ومثيرة للعشق المحمدى حيث ترجم معنى ألفاظها هكذا : "**اور تمهين اپنى محبت مين خود رفته پايا تو اپنى راه دى**" أى : "ووجدناك **فانياً فى محجتنا وتائهاً فى وديانها فهديناك إلينا**" .. سبحان الله .

وبعد ذلك ر **الإمام الأ-ر ا-حدد** ى -ر-ب والإفتاء والتصنيف والوعظ والإرشاد .
إلا أنه ركز أعلى وقت جه في تأليف شان حريف القلم ، ألف وصنف باللغات العربية والأردية والفارسية ن خ ـة حمس سما ما أ-رها مطبوع .

وقد بدأ يكتب ويشرح ويؤلف جحقة وينظم باللغة العربية على وجه الخصوص وهو في العاشرة من عمره وهذا عو ى ال مل والعجب . فقام بشرح كتاب "هداية النحو" في سن العاشرة . ثم الف ـب ضد ، النهاية في أعلام الحمد والهداية" وهو في الثالثة عشرة من عمره

كان **الإمام** الاكبر **المجدد** ساعراً عظيماً في الأردية ، كما أشار إلى هذا **محمد مسعود أحمد** (أستاذ دكتور) و**رباض مجيد** (أستاذ دكتور) وقد تخلص في أشعاره الأردية والفارسية بلقبه الشعرى المعروف "رضا" - وهو نفس اللقب الشعرى له في أشعاره العربية - وقد طبع ديوانه الأردى الموسوم بـ "حدائق بخشش" في ثلاثة أجزاء ، الأول والثانى طبعا في مجلد في حياته - أما الثالث فقد طبع بعد رحيله . أما أشعاره الفارسية. فقام **محمد مسعود أحمد** (أستاذ دكتور) بجمعها وترتيبها في ديوان صغير. ولعل أشهر ما نظمه **الإمام الأكبر المجدد** ، في المديح النبوى الشريف وتعد أعظم قصائده قصيدته الطويلة التي تسمى **"قصيدة سلامية"** والتي يطلق عليها قصيدة البردة في الأردية والتي تبدأ بـ :

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

الترجمة : **مئات آلاف التسليمات على روح الرحمة المصطفى** صلى الله عليه وسلم .

وقد شاهدت وسمعت في مساجد أهل السنة والجماعة بمدينة لاهور على وجه الخصوص - أثناء إقامتي بباكستان- عقب صلاة الجمعة المباركة قيام المصلين بترديد بعض أشعار من هذه القصيدة السلامية في مكبر الصوت والكل هائم في العشق المحمدى والدموع تجرى من العيون كأنها الأنهار إجلالا وتعظيماً وتكريماً وحباً **للمصطفى رحمة الله للعالمين** . كما نسخت هذه القصيدة السلامية على أشرطة التسجيل ونجدها في الحوانيت الخاصة ببيع أشرطة تسجيل القرآن الكريم في سوق **حضرة داتا كنج بخش** بمدينة لاهور على وجه الخصوص.

كان **الإمام الأكبر المجدد** منهجاً مستنيراً في المديح النبوى الشريف حيث يقول :***لقد تعلمت المديح النبوى من القرآن الكريم***"

كما كان يعرف أن المديح النبوى الشريف أصعب وأدق الأغراض الشعرية عند الشاعر الصادق في مدح الرسول صلى الله عليه وسلم . لهذا نجده يبين الطريق الصحيح للذين يتصدون لهذا النظم العظيم حيث يقول "***مدح النبى صلى الله عليه وسلم كالمشى على حد السيف ، إن بالغت زحمت الألوهية وإن قصرت ارتكبت النقيصة***".

واليوم لا يخلو منزل لأسرة من أهل السنة والجماعة بباكستان على الأخص من وجود نسخة وأكثر من هذه الترجمة . وقد تم نقل **كنز الإيمان فى ترجمة القرآن**" إلى عديد من اللغات منها على سبيل المثال : الإنجليزية والسندية والبنغالية وغيرها . وتعد هذه الترجمة اليوم أعظم ترجمة لمعانى ألفاظ القرآن الكريم باللغة الأردية على الإطلاق فتحية تقدير لهذا **الإمام الأكبر المجدد.**

ومن أعماله العظيمة والخالدة كذلك تصديه للمبتدعين وبدعهم فقاومهم وقاوم بدعهم ورد عليهم بفتاواه التى تتضمنها عدد من مؤلفاته ورسائله . وكذلك تصدى للخارجين عن الإسلام المعاصرين له أمثال **ميرزا غلام القاديانى** وأتباعه من **جماعة القاديانية** . فألف خمس رسائل بين فيها خروجهم عن دائرة الإسلام مستدلاً بالقرآن الكريم والحديث النبوى الشريف وإجماع علماء الأمة وهذه الرسائل هى : **"الجراز الديانى على المرتد القاديانى" "جزاء الله عدوه بإبائه ختم النبوة" "السوء والعقاب على المسيح الكذاب" "قهر الديان على مرتد بقاديان" "المبين ختم النبيين".**

وأيضاً كان من مشاغل **الإمام الأكبر المجدد** إصدار الفتاوى وفق المذهب الحنفى ـ المذهب الوحيد لأهل السنة والجماعة بشبه القارة ـ وأشهر مصنفاته فى هذا المضمار وأضخمها على الإطلاق ـ من بين مصنفاته كلها ـ فتاواه التى تحمل اسم **"الفتاوى الرضوية"** فى **اثنى** عشر أجزاء ضخمة تتضمن آلافا من الصفحات . وقد أشاد **أبو الحسن على الندوى** بهذا العمل العظيم حيث قال فى كتابه **نزهة الخواطر وبهجة المسامع والنواظر :"يندر نظيره" [أى الإمام الأكبر المجدد] فى الإطلاع على الفقه الحنفى وجزئياته ، يشهد بذلك "مجموعة فتاواه " [أى الفتاوى الرضوية] وكتابه "كفيل الفقيه الفاهم فى أحكام قرطاس الدراهم" والذى ألفه فى مكة المكرمة سنة ثلاث وعشرين وثلاثمائة وألف".**

ومما تجدر الإشارة إليه أن هذا العمل العظيم يعاد طبعه وترجمة ما فيه من فتاوى باللغة العربية إلى اللغة الأردية وتخرج ما فيه من أحاديث نبوية شريفة وذلك تحت رعاية واهتمام أستاذنا معالى فضيلة **الإمام الشيخ المفتى عبد القيوم الهزاروى** رئيس الجامعة النظامية الرضوية بلاهور ومدير تنظيم مدارس أهل السنة بربوع باكستان. وقد تم من هذا العمل حتى عام ١٩٩٦ ميلادية ، الانتهاء من تخريج وترجمة وطبع تسع مجلدات فخمه.

وبعد حياة حافلة فى خدمة الإسلام وأهله امتدت خمسة وستون عاماً أنتقل **الإمام الأكبر المجدد** إلى رحاب ربه ورحمته ورضوانه **بمدينة بريلى** ـ التى يطلق عليها اليوم مدينة بريلى الشريفة ـ فى يوم الجمعة الخامس والعشرين من شهر صفر عام ١٣٤٠ للهجرة الموافق الثامن والعشرين من شهر أكتوبر عام ١٩٢١ ميلادية. ودفن بمشهده الحالى بمدينة بريلى بجمهورية الهند .وهذا المشهد يؤمه مئات من الزوار كل يوم . وتخليداً لذكراه العطرة يعقد كل

عام احتفالات عظيمة بمناسبة ذكرى [illegible] يومى الرابع والخامس والعشرين من شهر صفر بأغلب مدن شبه القارة ، ويحضرها جمهور من علماء وأدباء وخطباء وساسة أهل السنة والجماعة بالإضافة إلى آلاف من عامة الناس . وقد تشرفت بحضور إحدى هذه الحفلات ــ التى تطلق عليها الأعراس . [illegible] قد عقدت هذه المناسبة فى شهر صفر من عام ١٤١٦ للهجرة بمسجد العارف بالله **الإمام على الهجويرى** المعروف بـ **"داتا كنج بخش"** ــ رضى الله عنه ــ بمدينة لاهور . وكان احتفالا مشهودا حضره عشرات الألوف من العامة والخاصة من لاهور وخارجها.

وقد أطلعنى أستاذنا معالى فضيلة **الإمام الشيخ محمد عبد الحكيم شرف القادرى** بالجامعة النظامية الرضوية بلاهور أطلعنى على طابع بريدي صادر من حكومة الهند يحمل صورة مشهد **الإمام الأكبر المجدد** . وقد أقدمت حكومة الهند على هذا العمل تخليداً لذكراه على الرغم من أنه كان يتمنى لشبة القارة كلها بل ويعمل من أجل أن تعود تحت حكم الإسلام والمسلمين.

وأجد هنا من الأهمية بمكان أن أقوم بذكر رأى **حكيم الأمه العلامة محمد إقبال** ــ رحمة الله عليه ــ فى شأن **الإمام الأكبر المجدد** ــ كما جاء **"بمقالات يوم رضا"** ــ حيث يقول :*"لم يولد فى الآونة الأخيرة فى شبه القارة الهندية عبقرى مثل الإمام أحمد رضا خان ــ رحمة الله عليه ــ كما هو ظاهر من فتاواه . فهى شاهدة على ذكائه وجودة طبعه وكمال فقهه وتبحره فى العلوم الدينية . ومما اعتاده الإقدام على التفكير العميق قبل إظهار الرأى ، وهذا هو السبب فى تصلبه بآرائه ، وعدم احتياجه إلى الرجوع فى فتاواه . ومع كل هذا كان فى طبعه شدة . ولو لم تكن هذه الشدة لكان مولانا الإمام أحمد رضا خان أبا حنيفة فى عصره".*

ويقول **عبد الحى بن فخر الدين الحسنى الكهنوى** ــ وهو من المخالفين لمعالى فضيلة **الإمام الأكبر المجدد** ــ فى كتابه **نزهة الخواطر وبهجة المسامع والنواظر** :*"سافر الشيخ أحمد رضا خان إلى الحرمين الشريفين عدة مرات وذاكر علماء الحجاز فى بعض المسائل الفقهية والكلامية ، وألف بعض الرسائل أثناء إقامته بالحرمين. وأجاب عن بعض المسائل التى عرضت على علماء الحرمين. واعجبوا بغزارة علمه وسعة إطلاعه على المتون الفقهية والمسائل الخلافية وسرعة تحريره وذكائه. وألف رسائل فى الاستمداد والاستعانة بأولياء الله وأهل القبور . وكان مع ذلك يرى حرمة سجدة التحية وألف فيها رسالة سماها :"الزبدة الزكية لتحريم سجود التحية "وهى رسالة جامعة تدل على غزارة علمه وقوة استدلاله . وكذلك ينتصر للأعياد التى تقوم على القبور ويسميها أهل الهند "الأعراس" ومع ذلك يحرم الغناء بالمزامير ، ويحرم صنع الأضرحة المنسوبة إلى الحسين عليه وعلى آبائه السلام ، التى يصنعها أهل الهند [من الشيعة] بالقرطاس ويسمونها تعزية . كان عالماً متبحراً ، كثير المطالعة . واسع الإطلاع ، له قلم سيال وفكر حافل فى التأليف...يندر نظيره فى عصره فى*

الإطلاع على الفقه الحنفى وجزئياته ، يشهد بذلك مجموع فتاو وكتابه كفل الفقيه الفاهم فى أحكام قرطاس الدراهم" الذى ألفه فى مكه المكرمة سنة ثلاث وعشرين وثلاثمائة وألف ، وكان راسخا طويل الباع فى العلوم الرياضية والهيئة والنجوم والتوقيت . ملمّاً بالرمل والجفر، مشاركاً فى أكثر العلوم".

ويقول **محى الدين الالوائى الأزهرى** (دكتور) كما جاء بجريدة **صوت الشرق** : ***"يعد مولانا أحمد رضا خان البريلوى رحمة الله عليه - من طليعة علماء الهند المسلمين الذين ساهموا مساهمة فعالة فى خدمة العلم والدين واللغة العربية فى أنحاء شبة القارة الهندية وله صفحات مجيدة فى تاريخ نشر العلوم العربية والإسلامية فى ربوعها".***

وأخيراً وليس آخراً أنوه إلى أن هدفى من وراء هذا العمل العلمى "**الديوان العربى الموسوم ببساتين الغفران**" الذى قمت بجمعه وترتيبه وضبطه وتحقيقه ومهدت وقدمت له واردفته بملحق ، هدفى تعريف أبناء وقراء ومحبى اللغة العربية ، بهذا **الإمام والعلامة الجليل والشاعر العظيم محمد أحمد رضا خان** ، إمام أهل السنة والجماعة. هذا الإمام الذى أحب لغتنا اللغة العربية ـ لغة القرآن الكريم والحديث النبوى الشريف ـ وقام بالتأليف والنظم بها . بل نجد إنتاجه باللغة العربية يفوق ـ عدداً ـ ما خلفه بلغته الأم اللغة الأردية حيث كان عربى الفطرة . فتحية تقدير وله كل حب واحترام وسلام .

وهذه هى أول محاولة علمية من جانب أبناء العرب للتعريف به.

حازم محمد أحمد عبد الرحيم المحفوظ

مدرس مساعد بقسم اللغة الأردية وآدابها

كلية اللغات والترجمة

جامعة الأزهر الشريف

القاهرة ، مصـــر.

المصادر والمراجع الآتية استعنت بها في كتابة هذا التمهيد :

محمد أحمد رضا خان (الإمام الأكبر المجدد) :

١-*حدائق بخشش* ، بيير رادر ، اردو بازار ، لاهور، ج ١ ، ١٩٨٨ م.

٢-*مقدمة قصائد مدائح فضل رسول وحمائد فضل رسول* ، المجمع الإسلامي بمباركبور، الهند ، ١٤٠٩ هـ - ١٩٨٩ م .

٣-*المحاكمة المكية في حكم جلود الأضحية* ، رسالة ماجستير مخطوط بمكتبة جامعة بنجاب، لاهور ، ١٩٩٤ م إعداد : مسرت رسول .

أبي الحسن على الندوى :

٤-*نزهة الخواطر وبهجة المسامع والنواظر* ، ج ٨ ، ١٣٩٧ هـ - ١٩٧٦م.

بدر الدين أحمد قادرى رضوى (علامة):

٥-*سوانح إمام أحمد رضا* ، مكتبة نورية رضوية ، ط ٧ ، ١٤٠٧ هـ - ١٩٨٧م.

رياض مجيد (دكتور):

٦-*أردو مين نعت كوئي* ، إقبال أكاديمى باكستان ، ط ١ ، ١٩٩٠م.

شجاعت على القادرى:

٧-*أحمد رضا البريلوى الهندى* ، منظمة الدعوة الإسلامية ، ط ٢ ، لاهور ، باكستان ، ١٤٠٢ هـ -١٩٨٢ م.

محمد ظفر الدين القادرى الرضوى :

٨-*حياة أعلى حضرت* ، ج ١ ، كراتشى ، باكستان ، بدون تاريخ طبع.

٩-*المجمل المعدد لتاليفات المجدد* ، لاهور ، ١٣٩٤ هـ -١٩٧٤ م.

محمد مسعود أحمد (دكتور):

١٠-*الشيخ أحمد رضا خان البريلوى وشيىء من جياته وأفكاره وخدماته* ، تعريب : محمد عارف الله المصباحى ، مؤسسة رضا بالجامعة النظامية الرضوية ، ط ١ ، لاهور ١٤١١ هـ - ١٩٩١م.

١١-*اردو دائرة معارف إسلامية* ، ج ١٠ ، طبع دانشكاه پنجاب ، لاهور ، باكستان .

بسم الله الرحمن الرحيم

المقدمة

بدأت معرفتى بمعالى فضيلة الإمام الأكبر المجدد محمد أحمد رضا خان إمام أهل السنة والجماعة، فى كلية اللغات والترجمة جامعة الأزهر الشريف بالقاهرة، حين قدم الأستاذ الدكتور محمد مبارز ملك أستاذا زائرا بقسم اللغة الأردية وآدابها بجامعة الأزهر الشريف عام ١٩٨١ للميلاد فقام سيادته بإهدائى مجموعة من الكتب. كما أهدى مجموعة أخرى لمكتبة كلية اللغات والترجمة. حول حياة ومصنفات معالى فضيلة الإمام الأكبر المجدد محمد أحمد رضا خان وكانت أول أشعار باللغة العربية قرءتها لفضيلته بعض أبيات من قصيدته الشهيرة "حمائد فضل رسول" (١٣٠٠هـ) والتى يقول فى مطلعها:

الحمد للمتوحد	بجلاله المتفرد
و صلاة مولانا على	خير الأنام محمد

والصحب سحب عوائد ... الآن ... مطر الندى

فعند ما أردت أن أتعرف على ديوانه العربى، فعلمت أنه لم يتم جمعه فى ديوان، فأشعار فضيلته مازالت متفرقة داخل مصنفاته التى كتبها باللغات العربيه والأرديه والفارسيه.

وشاءت الأقدار أن أقدم إلى جمهورية باكستان الإسلامية أستاذا زائرا بقسم اللغة العربية و آدابها بجامعة بنجاب بمدينة لاهور، قلب باكستان. فى الخامس من شهر يناير عام ١٩٩٠ للميلاد و بعد أن عرفت أنه لم يقدم على جمع ديوانِ معالى فضيلة الإمام الأكبر المجدد أحد حتى ذلك الوقت، عقدت العزم على المضى قدما فى القيام بهذا العمل، فقد توفرت لى الوسائل فى باكستان حيث يوجد أغلب مصنفات معالى فضيلة الإمام الأكبر المجدد التى تحوى عديدا مما نظمه باللغة العربية، و قد رأيت مدى رغبة علماء أهل السنة والجماعة هنا فى مدينة لاهور، و تشجيعهم لى للقيام بهذا العمل العظيم، فعكفت على جمع أشعار فضيلته من بين مصنفاته التى وصلت إليها يدى، و من بين الكتب التى ارخت لحياته ككتاب "حيات أعلى حضرت" لتلميذ و خليفة معالى فضيلة الإمام الأكبر المجدد، ملك العلماء مولانا ظفر الدين رضوى وغيره من الكتب الموثوق فيها والتى يعد مؤلفوها من خير من ارخوا لحياة معالى فضيلة الإمام الأكبر المجدد و كذلك عثرت على بعض أشعاره من بعض مؤلفات كبار معاصريه ككتاب "سراج العوارف فى

الوصايا والمعارف" لفضيلة الإمام الشيخ أبى الحسين حمد النورى وأيضا من بعض المجلات التى قامت بنشر بعض أشعار فضيلته مثل مجة م هامه الرضا (بريلى) و كذلك بعض الكتب التى ارحت فى الاونه الأخيرة لحياة فضيلته أمثال المصنفات الكثيرة التى ألفها فضيلة الإمام الشيخ العلامة محمد مسعود أحمد و أيضا من بعض المقالات العلمية التى كتبت حول الأشعار العربية لفضيلته إلى غير ذلك مما أوردته فى حواشى هذا الديوان الذى بين أيدينا الآن.

ولابد أن أشير هنا إلى أن هناك بعض أشعار التبس على الأمر فيها أهى لمعالى فضيلة الإمام الأكبر المجدد أم لغيره و هذه الأشعار توجد بين مصنفات فضيلته و مصنفات غيره فتحريا للدقة لم أقدم على درجها فى متن هذا الديوان.

ومن هذه الأشعار على سبيل المثال ما جاء فى:

اسم الكتاب	رقم الصفحة	عدد الابيات
الفتاوى الرضوية، ج٤	٣٥١	١
الفتاوى الرضوية، ج١١	٣٨	١
الاجازات المتينة لعلماء بكة و المدينة	٢٠	١٧
ملفوظات مجدد مائة حاضرة	١٦٦	

رسائل رضويه ج

الطاری الداری لهفوات

عبدالباری

إکرام إمام أحمد رضا

وقد وقع هذا اللبس لأن معالی فضیلة الإمام الأکبر المجدد أورد هذه الأشعار وغیرها ولم یذکر أهی له أم لغیره.

وأیضا تحریا للامانة العلمیة لابد أن أشیر إلی أن هناک بعض أشعار لم أتمکن من جمعها علی الرغم من أننی بذلت مجهودا کبیرا فی البحث عنها بعدید من المکتبات الخاصة والعامة بمدینة لاهور، وقمت بمراسلة العدید من العلماء الأفاضل من أجل السوال عن إمکانیة وجودها- من أمثال ذلک ما أشار إلیه العلامة محمود أحمد قادری فی "إمام أحمد رضا بریلوی کے گیارة عربی أشعار" علی نهایة صفحة رقم- وبدایة صفحة رقم، "أعلی حضرت علیه الرحمة نے قادیانی متنبی کے قصیده کے جواب میں عظیم الشان کئی سو أشعار پر مشتمل قصیده منظوم فرمایا تها" فقمت بالبحث عن هذه القصیدة دون جدوی- ولو وفقت فی المستقبل القریب بإذن الله تعالی فی العثور علیها وعلی غیرها من أشعار لفضیلته أقوم بإضافتها لهذا الدیوان فی طبعته الثانیة

وأرجو من کل من لدیه أشعار باللغة العربیة لمعالی فضیله الإمام

الاكبر المحدد ولم تبرح فرصة من هذا الديوان أن يتفضل بإرسالها لى حتى أتمكن من إضافتها فى الطبعة القادمة

ولا أخفى أقول إننى عندما عقدت العزم على الانتهاء تماما من هذا العمل حسبته بالأمر السهل ولكن الحقيقة على عكس هذا تماما فقد واجهنى عديد من الصعوبات لكن بفضل الله تعالى و فضل رسوله الكريم صلى الله عليه وآله وسلم و بفضل معاونه علماء أهل السنه والجماعه فى مدينه لاهور - على الأخص - تم هذا العمل على الصورة التى أمامنا الآن. و أخص بالذكر أستاذى الجليل معالى فضيلة الإمام الشيخ محمد عبدالحكيم شرف القادرى أستاذ الحديث النبوى الشريف بالجامعة النظامية الرضوية بلاهور -

و كان منهجى فى جمع و تحقيق أشعار هذا الديوان "بساتين الغفران" بأننى لم اكتف بقراءة وجمع ما أعثر عليه من أشعار من مخطوطا أو مصدرا أو مرجع بل عندما كنت أجد نفس هذه الأشعار بمصدر آخر كنت أقوم بمطابقتها بما جمعته و عندما أجد اختلافات فى بعض ألفاظ بعض أبيات أو إبدال كلمة موضع كلمة أخرى تقديما أو تا خيرا قمت بالاشارة إلى ذلك بالحاشية تحريا للدقة. وأيضا قمت بالتعليق على كل قصيدة و مرثية و قطعة و رباعية و فردا أوردته بمتن هذا الديوان و قمت بوضع عناوين لكل القصائد و المراثى والقطع والأفراد والتواريخ وغيرها لتسهيل معرفة و فهم مضمونها

وكذلك أوردت فى الهوامش المناسبة السنة التى نظمت فيها ان وجدت.

وقمت بتقسيم متن هذا الديوان "بساتين الغفران" إلى:

أولا: القصائد

ثانيا: المراثى والقطع

ثالثا: الرباعيات

رابعا: الافراد

خامسا: أشعار عربية ضمن منظومات أردية او فارسية

سادسا: أشعار عربيه تتخللها كلمات أو حروف أعجمية

سابعا: التواريخ

ثم أردفت هذا المتن بملحق مرسوم ب:

"أثر اللغة العربية فى ديوان حدائق بخشش"

ويتضمن الآتى:

أولا: نماذج من أشعار أول شطرة فيها باللغة العربية

ثانيا: نماذج من أشعار ثانى شطرة فيها باللغة العربية

ثالثا: نماذج من أشعار تتخللها عبارات باللغة العربية من آيات القرآن الكريم والحديث النبوى الشريف

رابعا: نماذج من أشعار تتخللها عبارات باللغة العربية

وفى النهاية:

نماذج من المخطوطات

قائمة بالمصادر والمراجع

الفهرست.

ولا يفوتني التقدم بخالص شكري وعظيم تقديري إلى أستاذي الجليل معالي فضيله الإمام الشيخ العلامه محمد عبد الحكيم شرف القادري - أحد كبار علماء أهل السنه والجماعه في باكستان. الذي أمدني بما لا يحصى عدة من مخطوطات ومصادر ومراجع كان لها أثر عظيم في هذا الديوان. ولولا هذا لما خرج على هذه الصورة التي أمامنا الآن. ولم يدخر فضيلته جهداً أو وقتاً في معاونتي الصادقة المخلصة التي تدل على مدى ما يتمتع به من خلق عظيم وإيمان قوي صادق، وحب مخلص لإمام أهل السنة والجماعة معالي فضيلة الإمام الأكبر المجدد محمد أحمد رضا خان ولا أدل على هذا من مؤلفات فضيلته الكثيرة التي كتبها باللغة العربية واللغة الاردية واللغة الفارسية في الدفاع عن عقائد أهل السنة والجماعة والإمام الأكبر المجدد محمد أحمد رضا خان ولعل من أشهرها كتابه القيم الجدير بالمطالعة مرات ومرات هذا الكتاب "من عقائد أهل السنة" - فجزاه الله تعالى خير الجزاء. آمين

ولا يفوتني كذلك التقدم بخالص شكري وعظيم تقديري إلى أخي وأستاذي الجليل الأستاذ الدكتور محمد مبارز ملك، أستاذ اللغة العربية

بالكلية الشرقية جامعة بنجاب بلاهور - على ماقدمه لى من عون واستضافة طوال فترة اقامتى بمدينة لاهور - فجزاه الله عنا خير الجزاء امين ولا يفوتنى كذلك التقدم بخالص شكرى وعظيم تقديرى إلى معالى فضيلة الإمام الشيخ العلامة المفتى محمد عبدالقيوم الهزاروى رئيس الجامعة النظاميه الرضويه بلاهور أكبر جامعات أهل السنه والجماعه فى باكستان - الذى تفضل فضيلته بتوجيه الدعوة لى للقيام بتدريس اللغة العربيه لطلاب السنوات النهائية بمرحلة الدرس النظامى بهذه الجامعة العريقة الشامخة، وقدم لى فضيلته كل عون طوال فترة اقامتى بالتدريس بهذه الجامعة. فجزاه الله عنا خير الجزاء، آمين. ولا يفوتنى كذلك التقدم بخالص شكرى وعظيم تقديرى إلى معالى فضيلة الإمام الشيخ العلامة محمد مسعود أحمد أحد كبار علماء أهل السنة والجماعة بباكستان - الذى تفضل بالاجابة على كل ماعرضته على فضيلته من أسئلة خاصة بأشعار هذا الديوان كما تفضل فضيلته بإرسال عديد من أشعار معالى فضيلة الإمام الأكبر المجدد، على طلب منى عندما تعذر وجودها هنا بالمكتبات الخاصة والعامة بمدينة لاهور - فجزاه الله عنا خير الجزاء -

وتمنيت اللقاء بفضيلته، ولكن حال دون هذا اللقاء تردى الأوضاع - الأوضاع الأمنية بمدينه كراتشى، والتى ندعو الله تعالى أن يرفع عنها هذا البلاء آمين -

كذلك التقدم بخالص شكرى و عظيم تقديرى إلى معالى
و لا يفوتنى
الأستاذ الدكتور ظهور أحمد أظهر - عميد الكلية الشرقية جامعة بنجاب
بلاهور - الذى تفضل بتوجيه الدعوة لى أستاذا زائرا بقسم اللغة العربية و
آدابها و قدم لى كل عون طوال فترة إقامتى بالكلية الشرقية جامعة بنجاب و لا
يفوتنى كذلك التقدم بخالص شكرى و عظيم تقديرى إلى أخى العزيز فضيلة
الشيخ الشاب العلامة ممتاز أحمد سديدى الأزهرى أحد أبرز علماء أهل
السنة و الجماعة بمدينة لاهور - الذى أمدنى بكثير من المعلومات و لم يدخر
جهدا أو وقتا فى معاونتى و توفير كل الإمكانات المتاحة طوال فترة إقامتى
بالجامعة النظامية الرضوية. هذا العلامة الشاب الذى لم يكتف بما حصل
عليه من تعليم عال متميز على يد والده معالى فضيلة الإمام الشيخ العلامة
محمد عبد الحكيم شرف القادرى أستاذ الحديث النبوى الشريف بالجامعة
النظامية الرضوية بلاهور. و كذلك بحصوله على درجة التخصص
"الماجستير" فى العلوم الإسلامية من أشهر جامعات باكستان. الجامعة
الإسلامية بإسلام آباد العاصمة و قيامه بتدريس اللغة العربية و آدابها
بالجامعة النظامية الرضويه - أكبر جامعات أهل السنة و الجماعة بباكستان.
بل أخذ فضيلته على عاتقه تلقى المزيد من العلم. و هذا هو شان العلماء
الارتحال فى طلب العلم. فسافر إلى قبلة الإسلام و العلوم الإسلامية
جمهورية مصر العربية. و إلى أقدم و أعظم و أعرق و أشمخ جامعات أهل السنة

و الجماعة. ليس فى مصر فحسب بل فى العالم الإسلامى كله **جامعة الأزهر الشريف** فادعو الله تعالى لفضيلته بالتوفيق والسداد و العودة إلى مدينة لاهور و قد حصل على أعلى الشهادات من جامعة الأزهر الشريف، آمين.

و لا يفوتنى كذلك التقدم بخالص شكرى و عظيم تقديرى إلى معالى فضيلة الإمام الشيخ العلامة عبدالدائم دائم. رئيس جامعة دارالعلوم الربانية الصدرية و مدير الجريدة الشهرية "جام عرفان" واحد أبرز شيوخ الطريقة النقشبندية المجددية. الذى لبى مطلبى حين طلبت من فضيلته فى خطاب أرسلته فى شهر رمضان ١٤١٦ للهجرة الموافق يناير ١٩٩٦ للميلاد. التاريخ لسنة طبع هذا الديوان "بساتين الغفران"

فقام فضيلته بإرسال مانظمه من أشعار تأرخ لسنة جمع و ترتيب و تحقيق هذا الديوان كما قام فضيلته باختيار الاسم التاريخى لهذا الديوان. فجزاه الله عنا خير الجزاء. آمين.

و لا يفوتنى التقدم بخالص شكرى و عظيم تقديرى إلى أساتذة و طلاب الجامعة النظامية الرضوية و قسم اللغة العربية و آدابها بالكلية الشرقية جامعة بنجاب.

و لا يفوتنى أيضا تقديم الشكر إلى تلميذى المخلص الشيخ عابد الدائم و تلميذى المخلص الشيخ محمد عارف نورانى على اخلاصهما و معاونتهما

الصادقة طوال فترة اقامتى بالجامعة النظامية الرضوية.

كما أوجه الشكر الجزيل إلى كل من قدم لى العون حتى تم هذا العمل على هذه الصورة التى أمامنا الآن. على الأخص أقدم الشكر إلى سماحة الشيخ محمد مقبول أحمد القادرى الذى صرف جهوده فى طبع هذا الديوان ونشره.

والآن لى الشرف كل الشرف أن أقدم إلى أهل السنة و الجماعة بشبه القارة الباكستانية الهندية على الأخص وإلى أهل السنة والجماعة فى جميع أقطار العالم الإسلامى وإلى محبى اللغة العربية. لغة العالم الإسلامى، أقدم لهم "هدية مختارة من حازم" (١٤١٦هـ) الديوان العربى لمعالى فضيلة الإمام الأكبر المجدد محمد أحمد رضا خان، المرسوم بـ "بساتين الغفران"(١) والمسمى بالاسم التاريخى "إشعار الفهام بأشعار الإمام" (١٤١٦هـ)(٢)

وحسبى أننى أول من فكرت تفكيرا عمليا فى الإقدام على هذا العمل فأقدمت عليه وقمت به بحمد الله تعالى وتوفيقه وبفضل رسوله الكريم صلى الله عليه وآله وسلم. وفضل دعاء الوالدين، أطال الله عمرهما وفضل معاونة علماء أهل السنة والجماعة بمدينة لاهور ولم يسبقنى إلى هذا العمل أحد، فإن كنت قد وفقت فى إنجاز هذا العمل على أفضل مايرام فهذا هو غايتى وإن كنت غير ذلك فحسبى أننى اجتهدت فالحمد لله أولا وأخيرا والصلاة والسلام على سيدنا محمد المبعوث رحمة للعالمين وعلى آله الطيبين الطاهرين وأصحابه رضوان الله عليهم أجمعين وآخر دعوانا أن الحمد لل

رب العالمين۔

حازم محمد أحمد عبد الرحيم المحفوظ

رمضان المبارك ...هـ　　　مدرس مساعد بكلية اللغات والترجمة

فبراير ١٩٩٦م　　　جامعه الأزهر الشريف. القاهرة، مصر والأستاذ

نيو كيمپس لاهور باكستان　　　الزائر بجامعة بنجاب والجامعة النظاميه

الرضويه لاهور باكستان۔

٠١ عند ما أقدمت على اختيار عنوانا لهذا الديوان. بعد الانتهاء من جمعه وترتيبه وتحقيقه. رأيت من الواجب مراعاة ما اختاره معالى فضيلة الإمام الأكبر المجدد من عنوان لديوانه الأردى "حدائق بخشش" لذلك أقدمت على تسميته بـ بساتين الغفران۔

٠٢ هذا الاسم التاريخى والذى يشير إلى عام ضبع هذا الديوان تفضل معالى فضيلة الإمام الشيخ العلامة عبد الدائم دائم على اختياره فأقدم إلى فضيلته خالص الشكر وعظيم التقدير على هذا العمل.

وقد ذكر فضيلته. فى خطاب أرسله لى فى رمضان المبارك عام ١٤١٦ للهجرة. مميزات هذا الاسم التاريخى حيث قال: "ما أحسنه من اسم جامع لفوائد منه:

(١) الـ..نس بين الأشعار والإشعار

(٢) رعاية السجع

(٣) مساواة ضرفى الاسم

(٤) الدلالة على الموضوع

(٥) الإشتمال على التاريخ

(٦) كونه منسوجا على منوال الأسماء التاريخيه للإمام أحمد رضا رحمه الله تعالى"۔

جامعہ ازہر شریف میں اہل سنت وجماعت کی کامیابی

"الامام أحمد رضا البريلوي و أثره في الفقه الحنفي"

١ ‐فضيلة الشيخ الدكتور عبد الفتاح محمد النجار المحترم
٢ ‐سمو المعالي الدكتور أحمد محمد الحصري المحترم
٣ ‐فخامة الدكتور محمد سعيد احمد عامر المحترم
حفظهم الله تعالى

(آمين)

اراکین رضا اکیڈمی ‐لاہور

بسم الله الرحمن الرحیم

جامعہ ازہر شریف میں اہل سنت و جماعت کی کامیابی

جامعہ ازہر شریف قاہرہ، مصر کے علماء نے چند سال پہلے دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کے فاضل مولانا علامہ مشتاق احمد شاہ کو ایم۔فل کا علمی و تحقیقی مقالہ لکھنے کی منظوری دی جس کا عنوان تھا

"الامام أحمد رضا البريلوي و أثره في الفقه الحنفي"

ڈاکٹر عبد الفتاح محمد النجار حفظہ اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں یہ مقالہ کئی سال کی محنت کے بعد چار سو صفحات میں مکمل ہوا۔ ۲۵ فروری ۱۹۹۸ء کو جامعہ ازہر کے فاضل اساتذہ کے ایک بورڈ نے مقالہ نگار کا انٹرویو لیا اور انہیں کامیاب قرار دیا، مناقشہ (وائیوا) میں درج ذیل ڈاکٹروں نے شرکت کی:۔

۱۔فضيلة الشيخ الدكتور عبد الفتاح محمد النجار المحترم

۲۔سمو المعالي الدكتور أحمد محمد الحصري المحترم

۳۔فخامة الدكتور محمد سعيد احمد عامر المحترم

حفظهم الله تعالى

جامعہ ازہر شریف کے محققین اساتذہ کے بورڈ نے متفقہ طور پر امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی فقاہت کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی امامت مسلم ہے اور کسی بھی شک و شبہہ سے بالا ہے، نیز علامہ مشتاق احمد شاہ کا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے اس عظیم شخصیت کا تعارف کرایا جو عرصہ دراز سے مخفی تھی، انہیں "جید جدا" کی پوزیشن میں پاس کیا۔

ہم مولانا مشتاق احمد شاہ کو اس عظیم کامیابی پر ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ دار العلوم محمدیہ غوثیہ کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ اور اہل سنت و جماعت کو مزید متحد و منظم فرمائے۔ (آمین)

اراکین رضا اکیڈمی۔لاہور